14واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعتہ المبارک 15 مئی 2015ء

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ صحت

ضلع قصور: ہسپتالوں کو فنڈز کی فراہمی و دیگر تفصیلات

***1591: سردار وقاص حسن موکل:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور کے تمام ہسپتالوں کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران جتنے فنڈز فراہم کئے گئے ان کی سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) یہ فنڈز کن کن مدات میں استعمال کئے گئے ہسپتال و سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) مستحق مریضوں کے طبی ٹیسٹوں اور مفت ادویات کی فراہمی پر کتنے کتنے فاڈز خرچ کئے گئے، ان کی ہسپتال و سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 26 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 16 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) ضلع قصور کے تمام ہسپتالوں کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران جتنے فنڈز مہیا کئے گئے اُنکی سال وائز تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ ہسپتال اور سال وائز تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال برائے 2008-09ء	194237000
سال برائے 2009-10ء	273421000
سال برائے 2010-11ء	309259000
سال برائے 2011-12ء	432043000
سال برائے 2012-13ء	533131000

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران استعمال کئے گئے سیلری اور نان سیلری فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔ ہسپتال وائز تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

	سیلری	نان سیلری
سال برائے 2008-09ء	149868832	78276444
سال برائے 2009-10ء	228495348	149238386
سال برائے 2010-11ء	151038920	119005514
سال برائے 2011-12ء	299701696	220859238

سال برائے 13-2012ء 480996134 121788291

(ج) مستحق مریضوں کے طبی ٹیسٹوں اور مفت ادویات کیلئے جتنے فنڈز خرچ کیے گئے اُنکی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ ہسپتال وائز تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال برائے 09-2008ء	41177844
سال برائے 10-2009ء	53529510
سال برائے 11-2010ء	52655138
سال برائے 12-2011ء	109186146
سال برائے 13-2012ء	76371150

(تاریخ وصولی جواب 3-اپریل 2015)

صوبہ کے ہسپتالوں کو فراہم کئے گئے ایئر کنڈیشنرز اور جنریٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1597: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور اور تحصیل چونیاں کے ہسپتالوں کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے ائر کنڈیشنرز اور جنریٹرز دیئے گئے اور ان پر کل کتنے اخراجات ہوئے؟

(ب) پنجاب کے ان ہسپتالوں کو فراہم کئے گئے ائر کنڈیشنرز و جنریٹرز کی موجودہ صورتحال کیا ہے، کتنے کون کونسے ہسپتالوں میں بند یا خراب پڑے ہوئے ہیں، ان کو ٹھیک کیوں نہیں کروایا جارہا؟

(تاریخ وصولی 26 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 16 ستمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) ضلع قصور کے تمام ہسپتالوں کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران 15 جنریٹرز اور 50 سپلٹ ایئر کنڈیشنرز فراہم کئے گئے۔ تفصیل درج ذیل ہے:۔ جنریٹرز کی تفصیل:۔

DHQ ہسپتال قصور	01 عدد	200KV
THQ ہسپتال چونیاں / پتوکی	1+1	50KV
دیہی مراکز صحت	12 عدد	30KV

ان پر تقریباً 22.5 ملین روپے خرچ ہوئے۔

DHQہسپتال قصور کو32عدد سپلٹ ایئر کنڈیشنرز

THQہسپتال چونیاں/پتوکی کو9+9عدد سپلٹ ایئر کنڈیشنرزان ACsکی فراہمی پر 2.152ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ب)ضلع قصور کے ان تمام ہسپتالوں میں فراہم کردہ ایئر کنڈیشنرزاور جنریٹرز درست حالت میں ہیں اور کام کر رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب3۔اپریل2015)

لاوارث لوگوں کے انسانی اعضاءٔضرورت مند لوگوں کو لگانے کے لئے قانون سازی کرنے کی تفصیلات

*1676: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)کیایہ درست ہے کہ پنجاب کے میڈیکل کالجز کے اناٹمی ڈیپارٹمنٹ مرے ہوئے لاوارث لوگوں سے بھرے ہوئے ہیں اسی طرح ایدھی والے بھی بے شمار لاوارث لوگوں کو دفنا دیتے ہیں؟

(ب)کیایہ ممکن ہے کہ ایسے لاوارث لوگوں کے انسانی اعضاء مثلاً گردے، آنکھیں، ہڈی اور سکن ایسے مریضوں کو لگادیئے جائیں جن کی زندگی خطرے میں ہواوران کوانسانی اعضاء کی ضرورت ہو؟

(ج)کیاحکومت پنجاب مذکورہ بالامسئلہ کے حل کے لئے کوئی مثبت اقدامات یاقانون سازی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگرہاں توکب تک؟

(تاریخ وصولی یکم اگست2013تاریخ ترسیل30ستمبر2013)

جواب

وزیر صحت

(الف)یہ درست نہ ہے کہ پنجاب کے میڈیکل کالجز کے اناٹومی ڈیپارٹمنٹس لاوارث لاشوں سے بھرے پڑے ہیں۔ حقیقت یہ ہے ان میڈیکل کالجز کے Dead Housesمیں مقررہ تعداداور وقت سے زائد مردہ نہیں رکھے جاتے اوران کی تدفین قوانین کے مطابق کروادی جاتی ہے۔

تاہم میڈیکل کے طلباء طالبات کی تعلیم، ٹریننگ کے لئے ان ڈیڈ باڈیز کی مناسب تعداد مہیا کرنا ضروری ہوتاہے جوکہ تمام قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد مہیا کی جاتی ہے۔جہاں تک ایدھی

فاؤنڈیشن کا تعلق ہے یہ ادارہ سماجی خدمت کے جذبے کے تحت لاوارث لاشوں کی تدفین کا فریضہ ادا کر رہا ہے جو کہ قابل ستائش ہے۔

(ب) اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں اعضاء عطیہ کرنے کی وصیت کرے تو اس کی موت کے بعد مناسب وقت کے اندر ہی اس کے اعضاء کو محفوظ کرنے کے بعد دوسرے اشخاص کو پیوند کئے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی شخص کی موت کسی مرض سے یقینی ہو اور اس کے لواحقین اس کے اعضاء عطیہ کرنا چاہیں تو اس صورت میں بھی اعضاء حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ تاہم موت کے چند گھنٹے بعد یہ عمل میڈیکل سائنس کی رُو سے ممکن نہیں۔ لہذا لاوارث ڈیڈ باڈیز کے اعضاء کو کسی دوسرے شخص کو پیوند کرنا ممکن نہیں ہے اس کے علاوہ لاوارث اشخاص کے اعضاء کی منتقلی یا پیوند کاری میں قانی پیچیدگیاں بھی درپیش ہوتی ہیں۔

(ج) اعضاء کی پیوند کاری کے عمل کو جانچنے اور قانونی تقاضے پورے کرنے کی غرض سے حکومت پنجاب نے ایک قانون وضع کر رکھا ہے جو کہ Transplantation of Human Organ, & Tissues Ordinance 2012 کے تحت بنایا گیا ہے۔ اس قانون کی پاسداری کیلئے حکومت پنجاب نے Punjab Human Organ Transplant Authority قائم کر رکھی ہے۔ یہ اتھارٹی صوبہ بھر میں ہونے والی کسی بھی قسم کی پیوند کاری کی منظوری دیتی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 3۔اپریل 2015)</u>

<u>ملتان: ای ڈی او صحت کی طرف سے جعلی ادویات بنانے والے اداروں کے خلاف کارروائی کی تفصیلات</u>

*1934: <u>حاجی جاوید اختر انصاری</u>: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ای ڈی او صحت ملتان نے پچھلے چار سال کے دوران جعلی ادویات بنانے والے کتنے اداروں کے خلاف کارروائی کی ان کے پتہ جات سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ ای ڈی او نے اپنی تعیناتی کے دوران اپنی سربراہی میں ضلع ملتان میں کتنے غیر رجسٹرڈ میڈیکل سٹوروں کے خلاف کارروائی کی، ان کو کیا کیا سزائیں دی گئی اور کتنا کتنا جرمانہ سرکاری خزانے

میں جمع کروایا گیا؟

(ج)ای ڈی او صحت ملتان نے 2013 میں کتنے بغیر لائسنس سٹورز اور پریکٹیشنرز کے چالان کئے؟

(تاریخ وصولی 16 اگست 2013 تاریخ ترسیل 6 نومبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) مذکورہ عرصہ کے دوران ضلعی حکومت ملتان کی طرف سے جعلی ادویات میں ملوث 15 افراد کے خلاف کارروائی کی گئی، ان کے نام، پتہ جات اور ان کے خلاف کی جانے والی کارروائی کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ملتان میں 2012 سے 2014 کے دوران ڈرگ ایکٹ 1976 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے 782 میڈیکل سٹورز کے چالان کئے گئے، 131 میڈیکل سٹورز کو تنبیہ کی گئی، 651 میڈیکل سٹورز کے خلاف چالان ڈرگ کورٹ ملتان میں سماعت کیلئے جمع کروائے گئے جبکہ کل 49 لاکھ 35 سو روپے جرمانہ ہوا۔

(ج) 2012 سے 2014 کے دوران کل 6569 میڈیکل سٹورز اور میڈیکل پریکٹشنرز کا معائنہ کیا گیا، کل 1959 ڈرگ سیمپلز معیار جانچنے کیلئے حاصل کئے گئے، 217 میڈیکل سٹورز اور پریکٹشنرز کے چالان کئے گئے اور دکانات سربمہر کی گئیں۔ کل 651 چالان ڈرگ کورٹ ملتان میں سماعت کیلئے جمع کروائے گئے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 3۔اپریل 2015)

ڈسٹرکٹ ہسپتال جھنگ میں ڈاکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1955: مہر خالد محمود سرگانہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال جھنگ میں کل کتنے ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ ڈاکٹرز منظور شدہ Strength کے مطابق ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) اس ہسپتال میں کل کتنا پیرامیڈیکل سٹاف ہے، کون کونسی اسامیاں کب سے خالی ہیں اور ان کو پر کرنے کے لئے حکومت کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 20 اگست 2013 تاریخ ترسیل 8 نومبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) مذکورہ ہسپتال میں اس وقت کل 67 ڈاکٹرز مختلف شعبہ جات میں کام کر رہے ہیں۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز منظور شدہ strength کے مطابق نہ ہیں بلکہ مختلف شعبہ جات کی 52 اسامیاں خالی ہیں۔ ان میں سے کچھ اسامیاں specialist doctors کی عدم دستیابی کی وجہ سے خالی پڑی ہیں جبکہ بعض اوقات ڈاکٹرز ٹرانسفر، پروموشن یا سروس سے ریٹائر ہو جانے کی وجہ سے اسامیاں خالی ہوتی رہتی ہیں۔ محکمہ صحت نے DCO کی سربراہی میں ضلعی ریکروٹمنٹ کمیٹی تشکیل دی ہے جو کہ ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کوشاں ہے، موزوں امیدواروں کی دستیابی پر خالی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔

(ج) مذکورہ ہسپتال میں پیرامیڈیکل سٹاف کی کل 51 اسامیاں منظور شدہ ہیں جن میں سے 41 اسامیوں پر سٹاف تعینات ہے جبکہ 10 اسامیاں خالی ہیں جنکی اسامی وائز تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پیرامیڈیکل سٹاف کی خالی اسامیوں کو جلد ہی پُر کر دیا جائے گا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 3۔اپریل 2015)</u>

<u>ڈسٹرکٹ ہسپتال جھنگ میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات</u>

<u>*1956: مہر خالد محمود سرگانہ:</u> کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال جھنگ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں کون کونسے شعبہ جات ہیں اور یہ شعبہ جات کتنے کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں۔ شعبہ وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کتنے شعبہ جات کے پروفیسرز صاحبان نہ ہیں؟

(د) اس ہسپتال میں کتنے شعبہ جات ایسے ہیں جن کی اشد ضرورت ہے؟

(ہ) کیا یہ ہسپتال ضلع کی آبادی کے تناسب سے سہولیات فراہم کر رہا ہے؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ اکثر مریضوں کو بیڈز و شعبہ جات کی کمی کے باعث فیصل آباد اور لاہور کے

ہسپتالوں کو ریفر کرنا پڑتا ہے؟
(ز) کیا حکومت پنجاب مذکورہ ڈسٹرکٹ ہسپتال میں بیڈز کی تعداد و نئے شعبہ جات میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ زیادہ مریضوں کو اس ہسپتال میں علاج کی سہولیات فراہم کی جا سکیں؟

(تاریخ وصولی 20 اگست 2013 تاریخ ترسیل 8 نومبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال جھنگ 275 بیڈز پر مشتمل ہے۔
(ب) شعبہ جات کی بیڈز وائز تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج) مذکورہ ہسپتال ٹیچنگ ہسپتال نہ ہے لہذا اس میں پروفیسرز صاحبان نہ ہیں بلکہ سپیشلسٹ ڈاکٹرز تعینات ہیں۔
(د) مذکورہ ہسپتال میں نیورو سرجری، چیسٹ سرجری، سائیکاٹری، ڈرماٹالوجی، آئی سی یو شعبہ جاتی کی ضرورت ہے۔
(ہ) جی ہاں! یہ ہسپتال ضلع کی آبادی کو صحت کی سہولیات بہم پہنچا رہا ہے۔
(و) جی نہیں! بیڈز کی کمی کی وجہ سے مریضوں کو فیصل آباد یا لاہور ریفر نہیں کیا جاتا بلکہ مندرجہ بالا شعبہ جات کی کمی کی وجہ سے مریضوں کو لاہور یا فیصل آباد کے بڑے ہسپتالوں میں ریفر کر دیا جاتا ہے۔
(ز) حکومت پنجاب پالیسی کے مطابق missing specialities کی سہولیات مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاہم اس کی بنیاد فنڈز کی دستیابی پر منحصر ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 3۔ اپریل 2015)</u>

<u>ملتان: انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کی ایمرجنسی میں توسیع کرنے کی تفصیلات</u>

*1993: <u>جناب ظہیر الدین خان علیزئی</u>: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کی ایمرجنسی کو وسعت دینے کے لئے زمین حاصل کی گئی ہے؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایمرجنسی وارڈ کو Extend کرنے کی بجائے مذکورہ بالا زمین پر پارکنگ سٹینڈ قائم کر دیا گیا اور عوام کو فوری علاج و معالجے کے حق سے محروم کر دیا گیا؟

(ج) کیا مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں حکومت فوری طور پر ضروری اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو ایوان کو تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 20 اگست 2013 تاریخ ترسیل 18 نومبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) ایمرجنسی کی وسعت کیلئے نہیں بلکہ ہسپتال کی توسیع کیلئے زمین حاصل کی گئی ہے۔ جس کیلئے 170 ملین روپے کے فنڈز جاری کر دیئے گئے ہیں اور تعمیراتی کام جاری ہے۔

(ب) پارکنگ سٹینڈ عارضی طور پر قائم کیا گیا تھا جو کہ تعمیراتی کام شروع ہونے پر خود بخود ختم ہو گیا ہے۔

(ج) ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان کی توسیع کیلئے 1919.442 ملین روپے کی لاگت سے منصوبہ منظور ہوا ہے جس کیلئے 170 ملین روپے جاری کر دیئے گئے ہیں اور تعمیراتی کام جاری ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 3۔اپریل 2015)

ملتان: نشتر ہسپتال کے برن یونٹ کو آپریشنل کرنے کی تفصیلات

*1995: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نشتر ہسپتال ملتان میں نامعلوم وجوہات کی بناء پر برن یونٹ آپریشنل نہیں اور چند بستروں پر مشتمل ایک وارڈ کو برن یونٹ کا نام دیا گیا ہے جہاں نہ ضروری سٹاف ہے اور نہ ہی ضروری Equipment ہے؟

(ب) کیا حکومت فوری طور پر نشتر ہسپتال میں زیر تعمیر برن یونٹ کو آپریشنل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 20 اگست 2013 تاریخ ترسیل 18 نومبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) نئی عمارت میں 30 بستروں پر مشتمل برن یونٹ نے دسمبر 2012 میں کام شروع کر دیا ہے۔ ہفتہ میں تقریباً 100 مریض آتے ہیں اور مہینہ میں تقریباً 40 سے 50 آپریشن ہوتے ہیں۔ اب تک تقریباً 37 کروڑ 6 لاکھ روپے کے آلات اور مشینری خریدی جا چکی ہے اور اس کی تنصیب جاری ہے۔

حکومت پنجاب نے آلات اور مشینری کی خرید کیلئے سالانہ ترقیاتی

پروگرام 15۔2014 میں 4 کروڑ 63 لاکھ 44 ہزار روپے جاری کئے ہیں۔ آلات اور مشینری کی خریداری کے ٹینڈرز آخری مراحل میں ہیں۔

(ب) زیر تعمیر ماڈرن برن یونٹ 874.467 ملین روپے کا ایک بڑا منصوبہ ہے جس کیلئے اٹلی کی حکومت Italian Debt for Development Swap Pakistan Agreement کے تحت 440 ملین روپے فراہم کر رہی ہے۔

ماڈرن برن یونٹ کی عمارت تقریباً مکمل ہو چکی ہے بجلی کے کنکشن کیلئے واپڈا کو

18.880 ملین روپے ادا کر دیئے گئے ہیں اور واپڈا کی جانب سے بجلی کی فراہمی ہو چکی ہے۔ محکمہ سوئی گیس نے 40 لاکھ روپے کا اضافی ڈیمانڈ نوٹس جاری کیا ہے جس کی ادائیگی کی منظوری حکومت پنجاب سے لی جا رہی ہے۔

حکومت پنجاب نے آلات اور مشینری کی خرید کیلئے سالانہ ترقیاتی

پروگرام 15۔2014 میں 4 کروڑ 63 لاکھ 44 ہزار روپے جاری کئے ہیں۔ آلات اور مشینری کی خریداری کے ٹینڈرز آخری مراحل میں ہیں اسی طرح 6 کروڑ روپے کے ٹینڈر برائے خریداری آلات اور مشینری (PIDSA) کی مد میں بھی آخری مراحل میں ہے۔

اس ماڈرن برن یونٹ کیلئے پنجاب گورنمنٹ نے 78 اسامیاں منظور کی ہیں ان اسامیوں پر بھرتی آخری مراحل میں ہے۔ جلد ہی یہ برن یونٹ مکمل ہو جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 3۔اپریل 2015)

چکوال: بی ایچ یو دولہہ کی عمارت کی تعمیر نو کا مسئلہ

*2227: جناب ذوالفقار علی خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بی ایچ یو دولہہ تحصیل و ضلع چکوال کی عمارت ایک سال قبل گر گئی تھی جس کی وجہ سے علاقہ کے عوام اس بنیادی صحت کے مرکز کی سہولت سے محروم ہیں؟

(ب) اس بی ایچ یو کی دوبارہ تعمیر نہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں، نیز اس کی تعمیر کب تک شروع ہو سکے گی؟

(تاریخ وصولی 28 اگست 2013 تاریخ ترسیل 10 نومبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) مذکورہ بی ایچ یو کی بلڈنگ کا مین حصہ دو سال قبل گر گیا تھا، جو کہ عارضی طور پر ایک میڈیکل آفیسر کی رہائش گاہ پر ایک سال کیلئے منتقل کیا گیا تھا، جسے اب گاؤں دولہہ میں ایک کرائے کے گھر میں چلایا جا رہا ہے جس کا ماہانہ کرایہ۔/2500 روپے ہے جو کہ جناب ذوالفقار علی خان، ایم پی اے ادا کر رہے ہیں جبکہ بجلی کا بل PRSP چکوال ادا کر رہا ہے۔ لہذا یہ درست نہ ہے کہ علاقہ کے عوام اس بنیادی مرکز صحت کی سہولت سے محروم ہیں بلکہ لوگوں کو طبی سہولیات بخوبی مہیا کی جا رہی ہیں۔

(ب) بی ایچ یو دولہہ کو اپ گریڈ کرکے آر ایچ سی کا درجہ دیا گیا ہے۔ جس کیلئے بلڈنگ کی تعمیر ضلعی حکومت چکوال ایگزیکٹو ڈائریکٹر ہاؤسنگ فاؤنڈیشن ایران کے تعاون سے کر رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 3۔اپریل 2015)

ضلع نارووال: آر ایچ سیز میں خالی اسامیوں کو پر FILL کرنے کی تفصیلات

*2249: جناب اویس قاسم خان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ظفروال، لیسر کلاں اور سنکھترہ ضلع نارووال میں آر ایچ سی کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ آر ایچ سیز میں ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) کیا بھی درست ہے کہ مذکورہ آر ایچ سیز میں پیرا میڈیکل سٹاف کی اسامیاں بھی خالی ہیں، کیا حکومت ان کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 29 اگست 2013 تاریخ ترسیل 4 نومبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) ضلع نارووال میں کل 07 آر ایچ سیز ہیں جبکہ ظفروال، لیسر کلاں اور سنکھترہ میں ایک ایک آر ایچ سی ہے۔

(ب) RHC ظفروال، لیسر کلاں اور سنکھترہ میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ، پُر اور خالی اسامیوں کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)RHC سنکھترہ میں ڈسپنسر، ڈریسر، آپریشن تھیٹر اسسٹنٹ اور انستھزیالسٹ اسسٹنٹ کی ایک ایک اسامی خالی ہے۔

RHC ظفروال میں ڈینٹل ٹیکنیشن، ہومیوڈسپنسر، ایل ایچ وی، آپریشن تھیٹر اسسٹنٹ اور انستھزیالسٹ کی ایک ایک اسامی خالی ہے۔

RHC لیسر کلاں میں چارج نرس کی تین، ہومیوڈسپنسر، ڈینٹل ٹیکنیشن، لیبارٹری ٹیکنیشن، ایل ایچ وی، ڈریسر، انستھزیااسسٹنٹ، لیبارٹری اسسٹنٹ اور مڈوائف کی ایک ایک اسامی خالی ہے۔

نرسز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کیلئے حکومت پنجاب نے 1450 نرسز PPSC کے ذریعے مستقل بنیادوں پر بھرتی کی ہیں جن کو جلد ہی تعینات کر کے نرسز کی خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

پیرامیڈیکل سٹاف کے انٹرویوز مکمل ہوگئے ہیں۔ جلد ہی تعیناتی کر کے خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 3۔اپریل 2015)

ضلع نارووال: بی ایچ یوز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2250: جناب اویس قاسم خان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع نارووال میں کل کتنے بی ایچ یوز ہیں اور ان بی ایچ یوز میں کتنے ڈاکٹرز تعینات ہیں اور کتنے ڈاکٹرز کے بغیر ہیں؟

(ب) کیا حکومت کا بی ایچ یوز میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(ج) مذکورہ بی ایچ یوز میں 13-2012 کے دوران کل کتنی رقم کی ادویات دی گئیں؟

(تاریخ وصولی 29 اگست 2013 تاریخ ترسیل 4 نومبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) ضلع نارووال میں کل 58 بی ایچ یوز ہیں۔ ان میں 36 بی ایچ یوز پر ڈاکٹرز تعینات ہیں جب کہ 22 بی ایچ یوز پر ڈاکٹرز تعینات نہ ہیں۔

(ب) جی ہاں! حکومت پنجاب محکمہ صحت خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کوشاں ہے اس سلسلہ میں DCO کی سرپرستی میں ضلعی ریکروٹمنٹ کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو ہر ماہ کی پہلی اور تیسری

جمعرات کو واک ان انٹرویوز منعقد کرتی ہے۔ جیسے ہی مطلوبہ قابلیت کے حامل امیدوار دستیاب ہوں گے ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

(ج) مذکورہ بی ایچ یوز کو 13-2012 کے دوران 1 کروڑ 24 لاکھ، 11 ہزار 178 روپے کی ادویات دی گئیں۔

(تاریخ وصولی جواب 3۔اپریل 2015)

ضلع منڈی بہاؤالدین: ٹی ایچ کیو ہسپتال کی ایکسرے مشین اور سیوریج کے خراب ہونے کی تفصیلات

*2264: سید طارق یعقوب: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا یہ درست ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں ایکسرے مشین اور سیوریج سسٹم عرصہ دراز سے خراب ہے اگر ایسا ہے تو کب تک نئی ایکسرے مشین اور سیوریج سسٹم کو ٹھیک کروادیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی 29 اگست 2013 تاریخ ترسیل 27 نومبر 2013)

جواب

وزیر صحت

یہ درست ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال پھالیہ منڈی بہاؤالدین کی ایکسرے مشین 23-4-2013 سے خراب ہے کیونکہ یہ ایکسرے پلانٹ ماڈل 50MA پولی سکارپ جرمن 1971 میں نصب ہوا تھا۔ اب یہ قابل مرمت نہ ہے کیونکہ مارکیٹ میں اس کے سپیئر پارٹس دستیاب نہ ہیں۔ میڈیکل ایکوپمنٹ ریپئر ورکشاپ سرگودھا کی رپورٹ Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نئی ایکسرے مشین کی خریداری کیلئے پرچیز پراسس مکمل ہونے پر MS، ٹی ایچ کیو ہسپتال پھالیہ نے پرچیز آرڈرز جاری کر دیئے ہیں۔ متعلقہ کنٹریکٹر ایکسرے مشین انسٹال کرنے کیلئے بلڈنگ تیار کر رہا ہے۔ یہ مشین ایک مہینہ کے اندر اندر انسٹال کر کے فنکشنل کر دی جائے گی۔

THQ ہسپتال پھالیہ کے سیوریج سسٹم کی Repair and Maintenance کے لئے سکیم منظور ہو گئی ہے جس کے لئے فنڈز وزیر اعلیٰ پیکج کے تحت جلد ہی بذریعہ سید طارق یعقوب

رضوی MPA جاری کر دیئے جائیں گے۔ فنڈز ملتے ہی Maintenance and repair کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 3۔اپریل 2015)

ضلع منڈی بہاؤالدین: ٹی ایچ کیو ہسپتال میں چلڈرن وارڈ کا قیام و دیگر تفصیلات

*2266: سید طارق یعقوب: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں چلڈرن وارڈ نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں گائناکالوجسٹ بھی نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں متعدد شعبہ جات میں ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی ہیں۔ان پر کب تک تعیناتیاں ہو جائیں گی نیز ہسپتال میں مذکورہ شعبہ جات کب تک قائم کر دیئے جائینگے؟

(تاریخ وصولی 29 اگست 2013 تاریخ ترسیل 27 نومبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ ٹی ایچ کیو ہسپتال پھالیہ میں الگ سے چلڈرن وارڈ موجود نہ ہے۔تاہم بچوں کے لئے بیڈز مختص کئے گئے ہیں۔وزیر اعلیٰ پنجاب نے رواں مالی سال میں اپنے خصوصی پیکج سے پھالیہ میں عورتوں کی زچگی اور بچوں کی تمام بیماریوں کے علاج کیلئے "میٹرنٹی ہسپتال پھالیہ" کے نام پر 50 ملین روپے جاری کر دیئے ہیں اور رواں مالی سال میں تعمیر اور مشینری کی خریداری کی جائے گی۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں گائناکالوجسٹ کی اسامی منظور شدہ ہے۔سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو مطلوبہ اہلیت رکھنے والے MOs اور WMOs کو ترقی دے کر جلد ہی پُر کر دیا جائے گا۔

(ج) ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔خالی اسامیوں کو جلد ہی پُر کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 3۔اپریل 2015)

ضلع فیصل آباد: یوسی 52 چک نمبر 132 ر۔ب میں ہیلتھ سنٹر قائم کرنے کی تفصیلات

*2272: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی 52 یوسی 4 چک نمبر رب 132 ساہیوالہ ضلع فیصل آباد میں عطائی ڈاکٹرز کی بھرمار ہے جو لوگوں کی زندگیوں سے کھیل رہے ہیں؟

(ب) گزشتہ پانچ سال میں متعلقہ ڈرگ انسپکٹر یا کسی بھی محکمہ صحت کی اتھارٹی نے مذکورہ آبادی کا دورہ کر کے عطائی ڈاکٹرز کے خلاف کیا کارروائی کی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ چک کی آبادی مذکورہ یوسی میں سب سے زیادہ ہے لیکن کوئی بھی سرکاری ڈسپنسری نہ ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ چک میں بی ایچ یو یا آر ایچ سی قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 29 اگست 2013 تاریخ ترسیل 27 نومبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) حلقہ پی پی 52 یوسی 4 چک نمبر ر۔ب 132 ساہیوالہ ضلع فیصل آباد میں ہومیوڈاکٹر ممتاز اور ہومیوڈاکٹر محمد سرفراز پریکٹس کرتے ہیں جبکہ طارق چٹھہ اور محمد مالک عطائی لیکن ان کا کوئی کلینک نہ ہے بلکہ کوئی بلاتا ہے تو یہ چلے جاتے ہیں۔

(ب) ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر صحت اور ڈرگ انسپکٹر چک جھمرہ دورہ کرتے رہتے ہیں۔ ہومیوڈاکٹر محمد سرفراز کا ڈرگ قوانین کی خلاف ورزی پر ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ہیلتھ چک جھمرہ نے چالان بھی کیا جبکہ ہومیوڈاکٹر ممتاز صرف ہومیوادویات کی پریکٹس کرتا ہے اور چونکہ طارق چٹھہ اور محمد مالک کا کوئی کلینک نہ ہے اس لئے وہ ٹریس ایبل نہ ہیں۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(د) گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق ہر یونین کونسل میں ایک ہی بی ایچ یو ہوتا ہے اور مذکورہ یونین کونسل میں بی ایچ یو چک نمبر 126 ر ب، پہاڑن میں واقع ہے۔ اور مریضوں کو طبی سہولیات بہم پہنچا رہا ہے۔ لہذا مزید بی ایچ یو اور آر ایچ سی بنانے کی ضرورت نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 3۔اپریل 2015)

ضلع چکوال: لیڈی ہیلتھ ورکرز کو ریگولر کرنے کی تفصیلات

*2273: محترمہ زیب النسأ اعوان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چکوال میں کل کتنی لیڈی ہیلتھ ورکرز ہیں ان میں کتنی ریگولر اور کتنی کنٹریکٹ پر کام کر رہی ہیں؟

(ب) پچھلے 5 سالوں کے دوران مذکورہ ضلع میں کل کتنی ہیلتھ ورکرز کو بھرتی کیا گیا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع چکوال میں جو لیڈی ہیلتھ ورکرز عرصہ پندرہ سال سے کام کر رہی ہیں، ان کو ریگولر نہیں کیا گیا ہے؟

(د)مذکورہ ضلع میں لیڈی ہیلتھ ورکرز کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟
(ہ) حکومت کنٹریکٹ پر کام کرنے والی لیڈی ہیلتھ ورکرز کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 29 اگست 2013 تاریخ ترسیل 27 نومبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) ضلع چکوال میں اس وقت 1033 لیڈی ہیلتھ ورکرز کام کررہی ہیں۔اس سے پہلے یہ تمام کنٹریکٹ پر کام کررہی تھیں۔ لیکن اب وفاقی حکومت کی ہدایات کے مطابق حکومت پنجاب کی جانب سے ان کو ریگولر کردیا گیا ہے۔
(ب) گذشتہ پانچ سالوں کے دوران چکوال میں 94 لیڈی ہیلتھ ورکرز کو بھرتی کیا گیا ہے۔
(ج) ان تمام لیڈی ہیلتھ ورکرز کو جو پندرہ سالوں سے کام کررہی ہیں یا جنہوں نے چند سال پہلے ہی نیشنل پروگرام کو جوائن کیا ہے ان کو ریگولر کردیا گیا ہے۔
(د) تمام لیڈی ہیلتھ ورکرز جو نیشنل پروگرام میں کام کررہی ہیں یہ اپنے گھر میں رہ کر جاب کرتی ہیں۔انہیں ڈیوٹی کیلئے کسی دور دراز مقام پر نہیں جانا پڑتا۔ بلکہ یہ اپنے محلے میں ہی رہ کر کام کرتی ہیں۔ ان کی ڈیوٹی کا دورانیہ بھی مخصوص نہیں ہے انہیں میٹرنٹی اور عدت لیو کی سہولت حاصل ہے اگر ان سے پولیو کی مہم کے دوران کام لیا جائے تو انہیں اضافی رقم دی جاتی ہے۔
(ہ) حکومت نے لیڈی ہیلتھ ورکرز کو ریگولر کردیا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 3۔اپریل 2015)</u>

<u>راولپنڈی: ہولی فیملی ہسپتال میں طبی ٹیسٹوں کے بارے میں تحفظات کی تفصیلات</u>

*2274: <u>محترمہ زیب النسأ اعوان</u>: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں ایم آر آئی مشین نہ ہے جبکہ ایم آر آئی مشین کا عملہ موجود ہے؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ الٹرا ساؤنڈ دو بجے بند کردیا جاتا ہے جبکہ ایمرجنسی وارڈ اور اپریشن تھیٹر کے لیے بھی الٹرا ساؤنڈ کی 24 گھنٹے ایمرجنسی سہولت موجود نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایم آر آئی اور الٹر اساؤنڈ جیسے مہنگے ٹیسٹ مریضوں کے لواحقین باہر سے کرواتے ہیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال کو ایم آئی آر مشین فوری طور پر مہیا کرنے اور الٹر اساؤنڈ کی 24 گھنٹے ایمرجنسی سروس شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 29 اگست 2013 تاریخ ترسیل 27 نومبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں ایم آر آئی مشین موجود ہے جو کہ ناکارہ حالت میں ہے اور اس مشین کو نیلام کرنے کا معاملہ محکمہ صحت میں زیر غور ہے۔ مذکورہ مشین کو چلانے کیلئے کوئی اضافی عملہ حکومت کی طرف سے بھرتی نہیں کیا گیا بلکہ ہولی فیملی ہسپتال کے شعبہ ایکسرے کے کچھ ملازمین کو اس مشین کو چلانے کیلئے تربیت دی گئی تھی اور وہ عملہ دوبارہ شعبہ ایکسرے میں کام کر رہا ہے۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے بلکہ صرف شعبہ ایکسرے میں موجود الٹراساؤنڈ مشین 2 بجے بند ہو جاتی ہے اور اس کے بعد شعبہ حادثات، زچگی اور آپریشن تھیٹرز میں لائے جانے والے مریضوں کیلئے 24 گھنٹے الٹراساؤنڈ کی سہولت دستیاب ہے۔

(ج) چونکہ مذکورہ ہسپتال کی ایم آر آئی مشین ناکارہ حالت میں ہے اور گورنمنٹ سیکٹر میں ایم آر آئی نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو یہ ٹیسٹ باہر سے کروانا پڑتا ہے۔ جہاں تک الٹراساؤنڈ ٹیسٹوں کا تعلق ہے تو ہسپتال میں الٹراساؤنڈ کی سہولت موجود ہے اور تمام مستحق، نادار، مفلس اور داخل مریضوں کو یہ سہولت مفت فراہم کی جاتی ہے۔

(د) محکمہ صحت حکومت پنجاب کی طرف سے ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں شعبہ حادثات (ایمرجنسی) میں سی ٹی سکین مشین نصب کر دی گئی ہے اور سی ٹی سکین کو سہولت مریضوں کو دن رات مہیا کی جارہی ہے۔ جونہی فنڈز دستیاب ہوں گے ایم آر آئی مشین بھی خرید لی جائے گی۔ تاہم الٹراساؤنڈ کی سہولت 24 گھنٹے پہلے سے ہی دستیاب ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 3۔ اپریل 2015)

ضلع سیالکوٹ: پی پی 128 میں بی ایچ یوز کی تعداد و دیگر تفصیلات

***2276: رانا محمد افضل: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-**

(الف) پی پی 128 سیالکوٹ میں کتنے بی ایچ یوز ہیں؟

(ب) ان کی عمارات کی موجودہ حالت کیسی ہے؟

(ج) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ان بی ایچ یوز کی عمارات کی مینٹیننس کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے، سال وائز تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) کتنے بی ایچ یوز میں ڈاکٹرز تعینات ہیں؟

(تاریخ وصولی 29 اگست 2013 تاریخ ترسیل 25 نومبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) پی پی 128 سیالکوٹ میں مندرجہ ذیل 8 بی ایچ یوز ہیں: بھگت پور، سرانوالی، وڈالہ سندھواں، کھیرے، مہدی پور، قلعہ کالروالا اور سوکن ونڈ۔

(ب) تمام بی ایچ یوز کی بلڈنگز 82-1981 میں تعمیر ہوئی تھیں۔ 30 سال پرانی ہونے کی وجہ سے مرمت طلب ہیں تاہم قابل استعمال ہیں۔

(ج) سال 09-2008 میں جو قابل مرمت بی ایچ یوز تھے ان کو ترجیحی بنیادوں پر NLC سے حکومت پنجاب نے بذریعہ ضلعی گورنمنٹ مرمت کروائے تھے۔ حلقہ پی پی 128 تحصیل پسرور کا صرف ایک بی ایچ یو ڈھوڈا شامل تھا جس کی بلڈنگ کی مرمت پر مبلغ 16 لاکھ 87 ہزار 331 روپے خرچ ہوئے۔ گزشتہ چار سالوں میں 10-2009 تا 14-2013 میں ضلع بھر کے کسی بھی بی ایچ یو کی مرمت کیلئے کوئی فنڈ نہ رکھا گیا ہے جس کی وجہ سے اکثر بلڈنگز کی حالت تسلی بخش نہ ہے بلکہ مرمت طلب ہے۔

(د) مذکورہ حلقہ کے 8 بی ایچ یوز میں سے 4 بی ایچ یوز پر ڈاکٹرز تعینات ہیں اور باقی 4 بی ایچ یوز پر ڈاکٹرز تعینات نہ ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 3-اپریل 2015)

لاہور: چلڈرن ہسپتال میں ایم آر آئی مشین خریدنے کی تفصیلات

*2280: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چلڈرن ہسپتال لاہور میں ایم آر آئی مشین کب کس کمپنی سے خریدی گئی نیز اس مشین کو خریدنے کے لئے کب اور کس تاریخ کو کن کن مقامی یا بین الاقوامی اخبارات میں اشتہار دیا گیا، الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) مذکورہ ایم آر آئی مشین کتنے میں خرید کی، اس مشین کو خریدنے کی منظوری کس اتھارٹی نے کب دی؟

(تاریخ وصولی 29 اگست 2013 تاریخ ترسیل 28 نومبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) چلڈرن ہسپتال لاہور میں ایم آر آئی مشین کی خریداری کا کنٹریکٹ ایگریمنٹ مورخہ 2013-12-5 کو پیپرا رولز 2009 کے عین مطابق میٹورا ڈیجونکس کمپنی کے ساتھ سائن کیا گیا۔ اس مشین کی خریداری کیلئے مورخہ 13-5-17 کو روزنامہ نئی بات لاہور اور 13-5-18 کو روزنامہ ڈان اور روزنامہ نوائے وقت میں اشتہارات دیئے گئے تھے۔ اشتہارات کی کاپیاں Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) مذکورہ ایم آر آئی مشین -/US$1888000 میں خریدی گئی۔ اس مشین کو خریدنے کی منظوری سیکرٹری صحت پنجاب نے 2013-12-5 کو دی۔ یہ ایم آر آئی مشین چلڈرن ہسپتال لاہور میں اس وقت چالو حالت میں ہے اور مریضوں کو طبی سہولیات بہم پہنچا رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 3-اپریل 2015)

ضلع گوجرانوالہ: کامونکی میں آوارہ کتوں کی بھرمار و دیگر تفصیلات

*2298: محترمہ لبنیٰ فیصل: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 16-اگست 2013 روزنامہ خبریں لاہور کی خبر کے مطابق کاموں کی محلہ حبیب ٹاؤن میں آوارہ کتوں نے ایک کمسن بچی اقراء کو کاٹ لیا اور وہ شدید زخمی ہو گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جب اس بچی کو سول ہسپتال کاموں کی لے جایا گیا تو ڈاکٹر نے کہا کہ ان کے پاس کتا کاٹے کے انجکشن لگانے کے لئے دستیاب نہ ہیں، آپ اس کو پرائیویٹ کلینک پر لے جائیں یا پھر دو دن انتظار کریں جب یہ انجکشن آئیں گے تو بچی کو لگا دیئے جائیں گے؟

(ج) کیا حکومت اس بارے انکوائری کروانے اور کتا کاٹے پر لگائے جانے والے انجکشن فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 31 اگست 2013 تاریخ ترسیل 30 نومبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) ٹی ایچ کیو کاموں کی میں مورخہ 17 اگست 2013 کو شعبہ ایمرجنسی میں اقراء نامی بچی آئی اور اس کو فوری طور پر طبی امداد دی گئی۔ بچی زخمی حالت میں نہ تھی۔ ہسپتال ریکارڈ کے مطابق یہ غلط ہے کہ بچی 16 اگست 2013 کو ہسپتال میں آئی تھی۔ بلکہ یہ بچی 17 اگست 2013 کو ہسپتال میں آئی تھی۔

(ب) THQ کاموں کی میں کتے کاٹنے کی ویکسین موجود ہے اور اقراء نامی بچی کو 17 اگست 2013 کو کتے کاٹے کی ویکسین لگائی گئی اور نہ ہی ڈیوٹی ڈاکٹر نے کہا کہ مریضہ بچی کو پرائیویٹ کلینک پر لے جاؤ۔ ہسپتال ریکارڈ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) THQ ہسپتال کاموں کے میں کتے کاٹے کی ویکسین موجود ہے اور مریضوں کو ٹیکے ہسپتال سے لگائے جاتے ہیں کسی بھی مریض کو بازار سے ٹیکے لانے کے لئے نہیں کہا جاتا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 3۔اپریل 2015)</u>

<u>لاہور: داتا گنج بخش ٹاؤن میں لیڈی ہیلتھ وزیٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات</u>

*<u>2322: محترمہ نگہت شیخ</u>: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) داتا گنج بخش ٹاؤن لاہور میں کل کتنی لیڈی ہیلتھ وزیٹرز ہیں نیز ان کے نام، عہدہ و گریڈ کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) داتا گنج بخش ٹاؤن لاہور میں موجود لیڈی ہیلتھ وزیٹرز کتنے عرصہ سے اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہیں؟

(ج) داتا گنج بخش ٹاؤن لاہور میں موجود لیڈی ہیلتھ وزیٹرز کو ماہانہ کس حساب سے اعزازیہ دیا جاتا ہے نیز محکمہ صحت کی طرف سے ان کو کیا کیا سہولیات میسر ہیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) داتا گنج بخش ٹاؤن لاہور میں سال 2010 میں کتنی لیڈی ہیلتھ سپر وائزر تھیں اور سال 2011 کو کتنی لیڈی ہیلتھ سپر وائزر تھیں سال وائز الگ الگ مکمل تفصیل فراہم کی جائے نیز سال 2010 اور سال 2011 میں دی جانے والی سہولیات کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 3 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 17 دسمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) داتا گنج بخش ٹاؤن لاہور میں تعینات لیڈی ہیلتھ وزیٹرز کی تفصیل بمعہ عہدہ و گریڈ Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) داتا گنج بخش ٹاؤن لاہور میں لیڈی ہیلتھ وزیٹرز جب سے بھرتی ہوئی ہیں اسی ٹاؤن میں ہی تعینات ہیں جو کہ تقریباً دس سال کے لگ بھگ ہے۔

(ج) داتا گنج بخش ٹاؤن میں موجود لیڈی ہیلتھ وزیٹرز کو BPS-12 کے مطابق ماہانہ تنخواہ دی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ سنٹرز میں رہائش بھی دی جاتی ہے۔

(د) داتا گنج بخش ٹاؤن لاہور میں مذکورہ عرصہ کے دوران تعینات لیڈی ہیلتھ سپر وائزرز بمعہ میسر سہولیات کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 3۔اپریل 2015)</u>

<u>ساہیوال: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات</u>

*2340: <u>محترمہ نبیلہ حاکم علی خان</u>: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں کس کس مرض کے وارڈز ہیں ہر وارڈز کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ج) مذکورہ ہسپتال میں کتنے ڈاکٹر کام کر رہے ہیں، ان میں کتنے سپیشلسٹ اور کتنے ایم او زہیں؟

(د) کیا ہر مرض کا سپیشلٹ ڈاکٹر زہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 3 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 27 دسمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال 464 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں سرجیکل وارڈ نمبر (I) 57 بیڈز، سرجیکل وارڈ (II) 25 بیڈز، یورالوجی وارڈ 16 بیڈز، میڈیکل وارڈ (I) 48 بیڈز میڈیکل وارڈ (II) 48 بیڈز، ٹی بی چیسٹ وارڈ 33 بیڈز، آئی وارڈ 20 بیڈز، ENT وارڈ 18 بیڈز، کارڈیالوجی وارڈ 40، پیڈیاٹرک وارڈ 40 بیڈز، گائنی وارڈ 40 بیڈز، ایمرجنسی وارڈ 8 بیڈز، فیملی وارڈ 9 بیڈز، ڈائیلاسز 26 بیڈز، آرتھو وارڈ 24 بیڈز جبکہ نیوروسرجری وارڈ 12 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ج) مذکورہ ہسپتال میں کام کرنے والے سپیشلسٹ ڈاکٹر اور ایم اوز کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) درج ذیل سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی ہیں، آرتھوپیڈک سرجن ایک پوسٹ، گائناکالوجسٹ 3 پوسٹیں، فزیشن ایک پوسٹ، ریڈیالوجسٹ ایک پوسٹ، نیفرالوجسٹ ایک پوسٹ۔

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی اسامیاں مطلوبہ اہلیت کے حامل ڈاکٹرز کو ترقیاں دے کر جلد ہی پُر کی جا رہی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 3۔اپریل 2015)

بہاولپور: پی پی 268 میں عملہ کی منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*2350: قاضی عدنان فرید: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 268 بہاولپور میں سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں، تفصیل ہسپتال وائز بتائیں؟

(ب) ان میں سے کتنی اسامیاں عہدہ اور گریڈ وائز کب سے خالی ہیں؟

(ج) کس کس ہسپتال میں گائنی ڈاکٹرز کام کر رہی ہیں اور کس کس ہسپتال میں گائنی ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) کیا حکومت ان ہسپتالوں کی تمام خالی اسامیاں پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 3 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 27 نومبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) پی پی 268 بہاولپور میں ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور شرقیہ اور 07 بنیادی مراکز صحت ہیں۔ THQ احمد پور شرقیہ میں ڈاکٹرز کی 24 اسامیاں جبکہ پیرا میڈیکل سٹاف کی 57 اسامیاں منظور شدہ ہیں جبکہ 07 بنیادی مراکز صحت پر میڈیکل آفیسر کی ایک ایک جبکہ پیرا میڈیکل سٹاف کی پانچ اسامیاں منظور شدہ ہیں۔

(ب) مذکورہ ہسپتالوں میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور شرقیہ میں گائناکالوجسٹ کی دو اسامیاں منظور شدہ ہیں اور دونوں سیٹوں پر گائناکالوجسٹ تعینات ہیں۔

(د) جی ہاں! حکومت پنجاب محکمہ صحت عوام کو صحت کی بروقت سہولیات بہم پہنچانے کیلئے ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی اسامیوں کو پُر کرنے کیلئے کوشاں ہے۔ اور ہر ضلع میں متعلقہ DCO کی زیر نگرانی ایک ضلعی ریکروٹمنٹ کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو کہ ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکس کی خالی اسامیوں کو ایڈہاک اور کنٹریکٹ پر بھرتی کر کے خالی اسامیوں کو پُر کرنے کیلئے کوشاں ہے۔

نرسز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے محکمہ صحت نے PPSC کے ذریعے مستقل بنیادوں پر 1450 نرسوں کو بھرتی کیا ہے جن کی recommendations موصول ہوتے ہی ان کو پنجاب کے مختلف ہسپتالوں میں تعینات کر کے نرسز کی خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 3۔ اپریل 2015)

بہاولپور: پی پی 268 کے سرکاری ہسپتالوں میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2351: قاضی عدنان فرید: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

الف) پی پی 268 بہاولپور میں سرکاری ہسپتال کہاں کہاں ہیں، ہر ہسپتال کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اور ان میں کون کونسے شعبہ جات کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا ان تمام ہسپتالوں میں ایمرجنسی وارڈز موجود ہیں؟

(ج) ان ہسپتالوں کو سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی رقم کس کس مد کے لئے فراہم کی گئی تھی؟

(د) کیا حکومت ان تمام ہسپتالوں کو موجودہ سال 14۔2013 میں خصوصی فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 3 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 27 نومبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) THQ پی پی 268 بہاولپور میں کل 8 سرکاری ہسپتال ہیں جن میں ایک ٹی ایچ کیو ہسپتال اور 7 بی ایچ یوز ہیں ٹی ایچ کیو ہسپتال احمدپور شرقیہ شہر احمدپور شرقیہ کی یونین کونسل 62/4 اربن ڈی میں واقع ہے۔ یہ ہسپتال 92 بیڈز پر مشتمل ہے۔ اس میں ایمرجنسی، آئی وارڈ، آرتھوپیڈک، پیڈز، جنرل سرجری اور ڈینٹل یونٹس، ڈائلیسز یونٹ، ریڈیالوجی، پیتھالوجی، اینا تھیسیا، گائنی، ان ڈور اور آؤٹ ڈور کے شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔

07 بی ایچ یوز ہیں۔ بی ایچ یو ڈیرہ نواب صاحب، بی ایچ یو کلاب، بی ایچ یو ٹبی عزت، بی ایچ یو خدا بخش مہر، بی ایچ یو تھیڑی ضبطی، بی ایچ یو مہراب والا، بی ایچ یو خرم پور۔ ہر بی ایچ یو 2 بیڈز پر مشتمل ہوتا ہے۔

(ب) جی ہاں! ان میں ایمرجنسی وارڈ موجود ہے۔

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران فراہم کی گئی رقم کی مدوائز تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مالی سال 14۔2013 کے بجٹ کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مذکورہ عرصہ کے دوران کوئی بھی خصوصی فنڈز فراہم نہیں کئے گئے۔

(تاریخ وصولی جواب 3۔اپریل 2015)

سرکاری ہسپتالوں میں پرائیویٹ علاج کروانے والوں سے اکٹھی کی گئی فیس و دیگر تفصیلات

*2360: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کے ہسپتالوں میں پرائیویٹ علاج کروانے والے مریض فیس ادا کرتے ہیں جسے گورنمنٹ کے آرڈر نمبر No.S O (D)819/89(P&H) کے تحت گورنمنٹ ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کے درمیان ایک طے شدہ شرح کے تحت تقسیم کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فارمولے پر من وعن عمل نہیں ہو رہا ہے اور خصوصاً پیرا میڈیکل سٹاف کو ان کا حصہ نہیں دیا جا رہا ہے؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات ہے تو لاہور کے جنرل ہسپتال، سروسز ہسپتال، پی آئی سی اور میو ہسپتال میں جنوری 2012 سے اگست 2013 تک پرائیویٹ مریضوں سے کتنی فیس اکٹھی کی گئی اور اس کی تقسیم کی تفصیلات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 3 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 27 نومبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کے ہسپتالوں میں پرائیویٹ علاج کروانے والے مریض فیس ادا کرتے ہیں مذکورہ آرڈر کے تحت تقسیم کیا جاتا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ فارمولے پر عمل نہیں ہو رہا اور خصوصاً پیرامیڈیکل سٹاف کو ان کا حصہ نہیں مل رہا۔ تاہم گورنمنٹ ہسپتالوں میں پرائیویٹ علاج کروانے والے مریضوں سے اکٹھی ہونے والی رقم کو مربوط طریقہ سے تقسیم کرنے کیلئے ایک کابینہ کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے جو ایک مؤثر فارمولہ تشکیل دینے کیلئے کام کر رہی ہے۔

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران PIC لاہور سے 36 کروڑ 20 لاکھ 69 ہزار 267 روپے، میو ہسپتال لاہور سے 54 لاکھ 87 ہزار 795 روپے، جنرل ہسپتال سے 9 کروڑ 23 لاکھ، 31 ہزار 935 روپے جبکہ سروسز ہسپتال لاہور سے 38 لاکھ 2 ہزار 673 روپے پرائیوٹ مریضوں سے فیس کی مد میں اکٹھے کئے گئے۔ مذکورہ بالا رقم کی تقسیم کی تفصیلات درج ذیل ہیں:-

Government Share	45%
Doctor's Share	35%
Paramedical Staff's share	20%

(تاریخ وصولی جواب 3۔ اپریل 2015)

فیصل آباد: ٹی ایچ کیو ہسپتال کمالیہ سے نرسز کے کئے گئے تبادلہ جات کی تفصیلات

*2367: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ صحت حکومت پنجاب کی ٹرانسفر کی Wed lock policy پالیسی کیا ہے؟

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال کمالیہ سے یکم جنوری 2013 سے آج تک کتنی نرسز کا تبادلہ فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف

کارڈیالوجی یادیگر جگہوں پر کیا گیا، ان کے نام، پتہ جات مع ڈومیسائل کی تفصیل بتائیں؟
(ج)ان کے تبادلہ جات کس کس پالیسی اور سکیم کے تحت کئے گئے؟
(د) کیاان تمام کے کاغذات کی تصدیق تبادلہ سے قبل کی گئی تھی اگر ہاں تو کس نے یہ تصدیق کی تھی؟
(ہ) کیاحکومت کے علم میں ہے کہ ٹی ایچ کیو ہسپتال کمالیہ سے متعدد نرسز کے تبادلہ جات جعلی کاغذات پر Wed lock policy کے تحت ہوئے ہیں۔کیاحکومت ایسے تبادلہ جات منسوخ کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 5 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 27 نومبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف)حکومت پنجاب کی Wed Lock Transfer Policy کی کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب)ٹی ایچ کیو ہسپتال کمالیہ سے مذکورہ عرصہ کے دوران صرف ایک چارج نرس مسماۃ شفقت پروین دختر عمر حیات کا تبادلہ فیصل آباد انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں ہوا تھا جو کہ مورخہ 2013-8-28 کو گورنمنٹ نے منسوخ کر دیا اور وہ ابھی تک کام کر رہی ہے۔
(ج)مذکورہ بالا چارج نرس کا تبادلہ انتظامی امور کے تحت گورنمنٹ آف پنجاب محکمہ صحت نے کیا تھا۔
(د) تمام کاغذات کی تصدیق کے بعد DG (Nursing) نے مورخہ 2013-7-25 کو مسماۃ شفقت پروین چارج نرس کا تبادلہ کیا تھا اور بعد میں یہ تبادلہ 2013-8-28 کو منسوخ کر دیا گیا تھا۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ہ) سوائے ایک چارج نرس شفقت پروین کے کسی بھی اور چارج نرس کا تبادلہ نہیں ہوا جو کہ انتظامی امور کے تحت ہوا تھا۔اس میں جعل سازی کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 3-اپریل 2015)

سرگودھا: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کی تفصیلات

*2380: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا کے اصل منصوبہ میں سنٹرل ایئر کنڈیشننگ اور لفٹ کی تنصیب شامل ہے؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب ان منصوبوں کے لئے فنڈز ختم کر دیئے گئے ہیں؟
(ج) کیاحکومت یہ منصوبہ مکمل کروانے کاارادہ رکھتی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں ادویات اور دیگر سہولیات کا فقدان ہے جس سے مریض اوران کے لواحقین سخت پریشان ہیں ؟

(ہ) کیا حکومت ڈسٹرکٹ ہسپتال سر گودھا میں ادویات و دیگر ضروری سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

(تاریخ وصولی 5 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 27 نومبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ٹیچنگ ہسپتال سر گودھا میں سنٹرل ائیر کنڈیشننگ اصل منصوبہ میں شامل نہ ہے تاہم دو عدد لفٹ منصوبہ میں شامل ہیں۔ قوی امید ہے کہ آئندہ مالی سال میں لفٹس کی تنصیب ہو جائے گی۔

(ب) جی نہیں! یہ درست نہ ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ ہسپتال کی نئی بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے اور تمام ڈیپارٹمنٹ نئی بلڈنگ میں جنوری 2015 میں منتقل کر دیئے گئے ہیں۔

(د) حکومت پنجاب نے مالی سال 14-2013 کیلئے ادویات و دیگر سہولیات کی مد میں خطیر رقم مختص کی ہے۔ ادویات کا ٹینڈر جاری کر دیا گیا ہے۔ ایمر جنسی ڈیپارٹمنٹ میں مریضوں کو مفت ادویات مہیا کی جا رہی ہیں۔ نیز ان ڈور اور آؤٹ ڈور مریضوں کو بھی ممکن حد تک ادویات مہیا کی جا رہی ہیں۔

(ہ) حکومت پنجاب مصمم ارادہ رکھتی ہے اور اس مقصد کیلئے خطیر رقم مختص کر دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 3۔اپریل 2015)

لاہور: سروسز انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز میں ورک چارج ملازمین و دیگر تفصیلات

*2384: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) سروسز انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز لاہور جنوری 2013 میں جو ریٹائرڈ ملازمین گریڈ سولہ اور اس سے اوپر ورک چارج پر تعینات تھے ان کے نام، عہدہ اور پے پیکج بیان فرمائیں ؟

(ب) مذکورہ میں سے جن آفیسرز کے کنٹریکٹ ختم کئے گئے ان کے نام، عہدہ اور کنٹریکٹ ختم کرنے کی تاریخ اور وجوہات بیان فرمائیں ؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ چند آفیسرز کے ڈیلی ویجز کنٹریکٹ میں خصوصی طور پر تاحال توسیع کی جارہی ہے ان کے نام، عہدہ اور میرٹ بیان فرمائیں ؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈیلی ویجز آفیسرز کو نکالنے اور بعض کے کنٹریکٹ میں توسیع کرنے میں جانبداری کا مظاہرہ کیا گیا ہے، کیا حکومت اس معاملہ میں انکوائری کروا کر ذمہ داران کے خلاف انضباطی کارروائی کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں ؟

(ہ) اگر مذکورہ پوسٹیں اتنی اہم ہیں تو کیا حکومت ریٹائرڈ افراد کی بجائے قواعد کے مطابق میرٹ پر مستقل بنیادوں پر بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں ؟

(تاریخ وصولی 5 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 27 نومبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) سروسز انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز اور سروسز ہسپتال لاہور میں مندرجہ ذیل ملازمین گریڈ سولہ اور اس سے اوپر ورک چارج پر تعینات تھے ان کے نام عہدہ اور پے پیکج کی تفصیل درج ذیل ہے۔

محمد رفیق بھٹی	آفس سپرنٹنڈنٹ	15847/-
سید عباس علی شاہ	ڈپٹی ڈائریکٹر فنانس / آڈٹ آفیسر	23000/-
احسان الحق احسان	اکاؤنٹس آفیسر	14950/-
اعجاز احمد اعجاز	پرچیز آفیسر	21850/-

(ب) سروسز انسٹیٹوٹ آف میڈیکل سائنسز اور سروسز ہسپتال لاہور کے جن ورک چارج ملازمین کے کنٹریکٹ میں توسیع نہیں گئی کیونکہ ان کی خدمات کی مزید ضرورت نہ تھی۔

محمد رفیق بھٹی	آفس سپرنٹنڈنٹ	1.6.2014
سید عباس علی شاہ	ڈپٹی ڈائریکٹر فنانس / آڈٹ آفیسر	24.3.2013
احسان الحق احسان	اکاؤنٹس آفیسر	21.4.2013
اعجاز احمد اعجاز	پرچیز آفیسر	1.6.2013

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(د)ان ڈیلی ویجز آفیسرز کو سروسز انسٹیٹوٹ آف میڈیکل سائنسز اور سروسز ہسپتال لاہور کی پچھلی انتظامیہ نے بھرتی کیا تھا موجودہ انتظامیہ نے ان کو توسیع نہیں دی۔
(ہ) گورنمنٹ کو درخواست کی جارہی ہے کہ ان کی جگہ پر آفیسرز کو ٹرانسفر کر کے لگا دیا جائے۔

(تاریخ وصولی جواب 3۔اپریل 2015)

صوبہ میں ٹی بی سے متاثر افراد میں اضافہ کی صورتحال اور اس کی روک تھام کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*2480: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں اعداد و شمار کے مطابق دس لاکھ کے قریب ٹی بی سے متاثرہ افراد ہیں اور اس میں سالانہ تقریباً ایک لاکھ افراد کا اضافہ ہو رہا ہے۔اگر یہ اعداد و شمار درست نہیں ہیں تو محکمہ صحت اپنے اعداد و شمار سے مطلع فرمائے اور ان اعداد و شمار کی بنیاد (Source) سے بھی مطلع فرمائیں؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹی بی کی بیماری غریب بستیوں اور جیلوں میں تیزی سے بڑھ رہی ہے اور اس کی روک تھام میں ناکامی کی ایک وجہ اس کی ادویات کا بہت زیادہ مہنگا ہونا بھی ہے؟
(ج) حکومت نے گزشتہ پانچ سال میں کتنے نئے ٹی بی سینیٹوریم قائم کئے ہیں، کیا کیا سہولیات اس بیماری کی روک تھام کے لیے تمام افراد کو فراہم کی جارہی ہیں، ادویات کی سستے داموں پر فراہمی کے لیے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔اس کے علاوہ اس بیماری کے علاج کے لیے Directly Observed Short Course DOTS Strategy کے لیے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں تفصیل سے مطلع فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) WHO کی رپورٹ 2013 کے مطابق صوبہ پنجاب میں ٹی بی کے مریضوں کی تعداد 34 لاکھ ہے جبکہ ہر سال 2 لاکھ نئے لوگوں کو ٹی بی کا مرض لاحق ہوتا ہے۔ٹی بی کنٹرول پروگرام حکومت پنجاب ان کو مفت تشخیص اور علاج کی سہولت مہیا کرتا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ غربت اور تنگ جگہوں پر زیادہ لوگوں کی رہائش ٹی بی کے مریضوں میں اضافہ کی وجہ بنتا ہے۔ پنجاب کی 32 جیلوں میں ٹی بی کنٹرول پروگرام پنجاب کی جانب سے ٹی بی کی تشخیص اور بروقت علاج کیلئے سینٹرز بنائے گئے ہیں جن میں لیبارٹریز بھی شامل ہیں۔ ان سینٹرز میں تمام مریضوں کو مفت تشخیص اور بروقت علاج کی سہولت موجود ہے اور تمام ادویات مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

(ج) جدید تحقیق کے نتیجے میں سینیٹوریم کی ضرورت نہیں ہوتی حکومت نے ٹی بی کے علاج کیلئے صوبہ بھر میں 537 مراکز قائم کر رکھے ہیں جن میں تمام رورل ہیلتھ سینٹرز، تحصیل ہیڈکوارٹرز ہسپتال، ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال اور Tertiary Care ہسپتال شامل ہیں۔ مزید برآں 30 اضلاع میں 892 جنرل پریکٹشنرز کو Public Private Mix کے تحت پروگرام میں شامل کیا گیا ہے اور ان کے ذریعے بھی ٹی بی کے مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی جارہی ہیں۔ ٹی بی کنٹرول پروگرام حکومت پنجاب تمام مریضوں کو مفت ادویات فراہم کرتا ہے۔

Drug Resistant TB کیلئے صوبہ بھر میں 5 سینٹرز قائم کئے گئے ہیں جبکہ 6 عدد جدید قسم کی GeneXpert مشینیں بھی موجود ہیں جو دو گھنٹے میں اس مرض کی تشخیص کرتی ہیں۔ نیز Drug Resistant TB کے مریضوں کو بھی مفت ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔

Directly Observed Short Course DOTS Strategy کے لئے اقدامات:

(i) حکومت پنجاب تمام مریضوں کے علاج کیلئے فنڈز فراہم کرنے کے لئے Committed ہے۔

(ii) اس مرض کی تشخیص بلغم کے نمونے سے کی جاتی ہے جس کیلئے صوبہ بھر میں 537 مراکز قائم کئے گئے ہیں جن کی تفصیل اوپر بتائی گئی ہے۔

(iii) 537 علاج گاہوں میں دوائی کی وافر مقدار موجود ہے جو مریض کو 8 سے 6 ماہ تک مفت مہیا کی جاتی ہے۔ جس میں کبھی تعطل نہیں ہوتا۔

(iv) ہر مریض کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔

(v) علاج کیلئے لیڈی ہیلتھ ورکرز اور کمیونٹی ورکرز سے بھی مدد لی جاتی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 3۔اپریل 2015)</u>

<u>لاہور: سروسز ہسپتال میں لفٹس کی تعداد اوران کی موجودہ صورتحال ودیگر تفصیلات</u>

***2481: <u>ڈاکٹر سید وسیم اختر</u>: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-**

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں کتنی لفٹس لگائی گئی ہیں یہ لفٹس کس سال میں کس قیمت پر کس سپلائر سے خریدی گئیں؟

(ب) ان لفٹس میں سے کتنی چالو حالت (Working Condition) میں ہیں اور کتنی مستقل خراب ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ہسپتال میں صرف دو لفٹس قدرے چالو حالت میں ہیں جو وقتاً فوقتاً کئی کئی دن کے لئے بند رہتی ہیں اور باقی مکمل بند ہیں؟

(د) ہسپتال میں کتنے لفٹ آپریٹر ہیں ان کی ماہانہ تنخواہ کیا ہے یکم جولائی 2012 تا 31 جون 2013 ان لفٹس کی مرمت پر کیا خرچ آیا اور کس پارٹی سے یہ مرمت کروائی گئی؟

(ہ) ہسپتال انتظامیہ نے لفٹس کی بڑے پیمانے پر خرابی سے مریضوں اوران کے لواحقین کو درپیش مشکلات کے ازالہ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) سروسز ہسپتال میں کل 11 لفٹس ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 8 عدد لفٹس چالو (working condition) میں ہیں جب کہ دو مرمت کیلئے عارضی طور پر بند ہیں اور ایک مکمل طور پر خراب ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے بلکہ 8 لفٹس بالکل ٹھیک چل رہی ہیں۔

(د) مذکورہ ہسپتال میں لفٹ آپریٹرز کی کل تعداد 19 ہے جن میں سے 17 ریگولر اور 2 ورک چارج پر ہیں جن کی ماہانہ تنخواہ 3 لاکھ 26 ہزار 830 روپے ہے۔ تمام لفٹس کا سالانہ repair & maintainance ریٹ کنٹریکٹ M/S, Eleviter Express سے ماہانہ 20 ہزار فی لفٹ کیا ہوا ہے۔

(ہ)مذکورہ ہسپتال کے ہر بلاک میں لفٹس مریضوں اوران کے لواحقین کیلئے 24 گھنٹے آن رہتی ہیں۔ اور لفٹ آپریٹرزان میں موجود رہتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 3۔اپریل 2015)

ساہیوال میڈیکل کالج کا قیام ودیگر تفصیلات

*2513: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)ساہیوال میڈیکل کالج ساہیوال کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب)کیااس کالج کی اپنی عمارت تعمیر ہو چکی ہے اگر ہاں تو یہ کہاں پر ہے اور اس میں کس کس شعبہ جات کی عمارت کی تعمیر کی گئی ہے؟

(ج)اس کی تعمیر پر کتنی لاگت آئی ہے،اس کا ابتدائی تخمینہ لاگت کتنا تھااور اس کی تعمیر کتنی رقم میں مکمل ہوئی ہے؟

(د)اس میں ہر شعبہ کی علیٰحدہ علیٰحدہ بلڈنگ کی تفصیل بتایئں؟

(ہ)کیااس بلڈنگ میں کلاسز کا اجراء ہو چکا ہے اگر ہاں تو کب سے؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف)ساہیوال میڈیکل کالج ساہیوال کا قیام جنوری 2011 میں عمل میں آیا۔

(ب)کالج کی اپنی عمارت زیر تعمیر ہے اور یہ سینٹرل جیل ساہیوال کے عقب اور ڈویژنل پبلک سکول ساہیوال کے سامنے واقع ہے اور اس میں تمام شعبہ جات تعمیری مراحل میں ہیں۔

(ج)اب تک اس کی تعمیر پر 717 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں جب کہ ابتدائی تخمینہ لاگت 969.120 ملین روپے ہے۔

(د)اس میں بائیو، کیمسٹری، فزیالوجی، اناٹومی، فارماکالوجی، فورنزک میڈیسن کے شعبہ جات کی بلڈنگ زیر تکمیل ہے۔

(ہ)کلاسز کا اجراء دسمبر 2014 سے کر دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 3۔اپریل 2015)

قصور: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں ڈاکٹرز و پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

***2554**: جناب محمد نعیم صفدر انصاری: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال قصور میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں، تفصیل عہدہ اور گریڈ وائز بتائیں؟

(ب) اس وقت اس ہسپتال میں کتنے ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کام کر رہا ہے، کتنی اسامیاں کس کس عہدہ و گریڈ کی خالی ہیں؟

(ج) حکومت خالی اسامیاں کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 12 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 23 دسمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال قصور میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل Annex-A اور B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی خالی اسامیوں کی تفصیل بالترتیب Annex-A اور B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) خالی اسامیوں پر بھرتی کا عمل شروع ہو گیا ہے اور جلد ہی خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 3۔اپریل 2015)

شیخوپورہ: کالا خطائی روڈ پر سرکاری ہسپتال بنانے کی تفصیلات

***2587**: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی 162 شیخوپورہ کالا خطائی روڈ پر گورنمنٹ نے سرکاری ہسپتال 2011۔12۔13 میں تعمیر کرنے کا اعلان کیا تھا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کالا خطائی روڈ پر سرکاری ہسپتال تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 12 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 30 دسمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی نہیں! یہ درست نہ ہے ایسا کوئی بھی اعلان مذکورہ تاریخ کو نہیں کیا گیا۔

(ب) کالا خطائی روڈ سے تقریباً دو کلومیٹر کے فاصلے پر BHU جنڈیالہ کلیساں طبی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔ لہذا نیاء ہسپتال بنانے کی ضرورت نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 3۔اپریل 2015)

لاہور: پی آئی سی کی کنٹین میں مضر صحت اشیاء کی فروخت کی تفصیلات

*2651: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور کے اندر کنٹین ہے؟

(ب) اس کنٹین کا ٹھیکہ 12۔2011 اور 13۔2012 میں کتنا تھا اور کس پارٹی کو اس کا ٹھیکہ دیا گیا نیز ٹھیکہ سے حاصل ہونے والی آمدنی کا استعمال بیان فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کنٹین پر مضر صحت اشیاء فروخت کی جارہی ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مریضوں کے لواحقین نے متعدد بار انتظامیہ سے اشیاء پر اوور چارجنگ اور غیر معیاری اشیاء فروخت کرنے کی شکایات کی ہیں لیکن کنٹین کے ٹھیکیدار کے خلاف کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی؟

(تاریخ وصولی 20 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 30 دسمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور کے اندر کنٹین ہے۔

(ب) مذکورہ ہسپتال کی کنٹین کا ٹھیکہ 12۔2011 میں 45 لاکھ 70 ہزار روپے تھا جو کہ MS Ghulam Mustafa کو دیا گیا جبکہ 13۔2012 میں 46 لاکھ 786 روپے ٹھیکہ تھا جو کہ M/S Manj International کو دیا گیا۔

(ج) جی نہیں! یہ درست نہ ہے۔

(د) جو بھی شکایت موصول ہوتی ہے اس کا فوری ازالہ کیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 3۔اپریل 2015)

راولپنڈی: پی پی 9 میں بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2666: جناب آصف محمود: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 9 راولپنڈی میں بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کی تعداد کتنی ہے اور کن کن یو سیز میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان سنٹرز میں کس کس گریڈ کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں، ان کو پر کیوں نہیں کیا جارہا ہے؟

(ج) ان سنٹرز میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے کتنے فنڈز فراہم کئے گئے اور یہ فنڈز کن کن مدات میں خرچ ہوئے، سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیا ان سنٹرز میں مریضوں کو مفت دوائیاں فراہم کی جارہی ہیں، اگر ہاں تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے مریضوں کو مفت دوائیاں فراہم کی گئیں، سنٹر وائز اور سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 20 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 26 دسمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) پی پی 9 راولپنڈی کنٹونمنٹ بورڈ کے پاس ہے اور اس حلقہ میں پنجاب حکومت کا نہ تو کوئی طبی سینٹر ہے اور نہ ہی کوئی ڈاکٹر تعینات ہے۔

(ب) ایضا

(ج) ایضا

(د) ایضا

(تاریخ وصولی جواب 3۔اپریل 2015)

راولپنڈی: پی پی 9 میں قائم بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز میں سٹاف کی کمی و دیگر تفصیلات

*2667: جناب آصف محمود: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 9 راولپنڈی میں کتنے بی ایچ یوز، آر ایچ سیز اور ہسپتال ہیں؟

(ب) ان سنٹرز اور ہسپتالوں میں کون کونسی مسنگ فیسلیٹیز ہیں، ان کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کتنے سنٹرز ایسے ہیں جو ڈاکٹرز کے بغیر چل رہے ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اکثر سنٹرز پر سٹاف کئی کئی دن تک آتا ہی نہیں ہے؟

(ہ)ان سنٹرز اور ہسپتالوں کا گزشتہ پانچ سالوں کا آڈٹ کروایا گیا اگر ہاں تو آڈٹ رپورٹس ایوان میں پیش کی جائے؟

(تاریخ وصولی 20 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 26 دسمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) پی پی 9 راولپنڈی کنٹونمنٹ بورڈ کے پاس ہے اور اس حلقہ میں پنجاب حکومت کا نہ تو کوئی طبی سینٹر ہے اور نہ ہی کوئی ڈاکٹر تعینات ہے۔

(ب) ایضا

(ج) ایضا

(د) ایضا

(ہ) ایضا

(تاریخ وصولی جواب 3۔اپریل 2015)

لاہور   رائے ممتاز حسین بابر

13 مئی 2015   سیکرٹری

بروز جمعتہ المبارک 15 مئی 2015ء محکمہ صحت کے سوالات و جوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	سردار وقاص حسن موکل	2360-1591
2	شیخ علاؤالدین	1597
3	محترمہ لبنیٰ ریحان	1676
4	حاجی جاوید اختر انصاری	1934
5	مہر خالد محمود سرگانہ	1956-1955
6	جناب ظہیر الدین خان علیزئی	1995-1993
7	جناب ذوالفقار علی خان	2227
8	جناب اویس قاسم خان	2250-2249
9	سید طارق یعقوب	2266-2264
10	ڈاکٹر مراد راس	2272
11	محترمہ زیب النساء اعوان	2274-2273
12	رانا محمد افضل	2276
13	محترمہ نگہت شیخ	2322-2280
14	محترمہ لبنیٰ فیصل	2298
15	محترمہ بنیلہ حاکم علی خان	2513-2340
16	قاضی عدنان فرید	2351-2350
17	جناب احسن ریاض فتیانہ	2367
18	چودھری عامر سلطان چیمہ	2380
19	جناب فیضان خالد ورک	2384
20	ڈاکٹر سید وسیم اختر	2481-2480
21	جناب محمد نعیم صفدر انصاری	2554

2651-2587	ڈاکٹر نوشین حامد	22
2667-2666	جناب آصف محمود	23

چودھواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز پیر 18 مئی 2015ء

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ آبپاشی

بروز بدھ 4مارچ 2015کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

<u>پنجاب میں چھوٹے ڈیمز بنانے کی تفصیلات</u>

*1127: <u>چودھری عامر سلطان چیمہ</u>: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں سال 2008 سے تاحال کتنے چھوٹے ڈیمز کے منصوبے بنائے گئے، ان منصوبوں کے تخمینہ جات کی تفصیل کیا ہے؟

(ب) ان میں سے کتنے منصوبوں پر کام شروع کیا گیا وہ اب تکمیل کے کن مراحل میں ہیں؟

(تاریخ وصولی 5 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 29 اگست 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) پنجاب میں 2008ء سے تاحال 15 چھوٹے ڈیمز کے منصوبے بنائے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ڈیمز	تخمینہ لاگت (ملین روپے)
1	ڈھوک ہم ڈیم	250.754
2	ڈھوک جھنگ ڈیم	213.966
3	منڈی ڈیم	82.109
4	اتھوال / لکھوال ڈیم	449.348
5	اگہان ڈیم	509.602
6	شہباز پور ڈیم	150.952
7	تاجہ بارا ڈیم	312.046
8	سدریال ڈیم	205.580
9	سوڑہ ڈیم	915.075
10	چاہان ڈیم	1567.429
11	ارڑ مغلاں ڈیم	829.375
12	پنڈوری ڈیم	655.020

13	حاجی شاہ ڈیم	357.24
14	مہوٹا ڈیم	1787.42
15	ٹمن ڈیم	1541.01

(ب) مندرجہ بالا تمام منصوبہ جات پر کام شروع کیا گیا جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

*وہ منصوبہ جات جو مکمل ہو چکے ہیں۔

نمبر شمار	نام ڈیمز	شروع	مکمل	تخمینہ لاگت (ملین روپے)	خرچہ (ملین روپے)
1	ڈھوک ہم ڈیم	2008	2012	250.754	243.295
2	ڈھوک جھنگ ڈیم	2008	2012	213.966	203.701
3	منڈی ڈیم	2008	2012	82.109	78.451
4	اتھوال / لکھوال ڈیم	2008	2012	449.348	449.860
5	اگہان ڈیم	2008	2012	509.602	478.095
6	شہباز پور ڈیم	2005	2015	150.952	139.181
7	حاجی شاہ ڈیم	2008	2015	250.754	343.93

- وہ منصوبہ جات جن پر کام جاری ہے۔

نمبر شمار	نام ڈیمز	شروع	تخمینہ لاگت (ملین روپے)	خرچہ (ملین روپے)
1	سوڑہ ڈیم	2013	915.075	145.00
2	چاہان ڈیم	2013	1567.43	217.98
3	ارڑ مغلاں ڈیم	2013	829.375	123.84
4	پنڈوری ڈیم	2014	655.020	80.62
5	ٹمن ڈیم	2015	1542.01	235.27
6	مہوٹا ڈیم	2015	1787.42	211.5

*تاجہ بارا اور سدریال ڈیم پر کام اس وقت بند ہے کیونکہ کیس ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے اور ٹھیکیدار اربٹریشن میں چلا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 اپریل 2015)

محکمہ آبپاشی کے 24 ریسٹ ہاؤسز کی نیلامی و دیگر تفصیلات

*2509: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں محکمہ کے 24 ریسٹ ہاؤسز نیلام کر دیئے گئے ؟

(ب) یہ ریسٹ ہاؤسز کہاں کہاں واقع تھے۔ کون سا ریسٹ ہاؤس کس قیمت پر اور کس پارٹی کو نیلام کیا گیا۔ کیا نیلام شدہ ریسٹ ہاؤسز کا قبضہ فراہم کر دیا گیا اور کیا واجب الوصول تمام رقوم وصول ہو چکی ہیں ؟

(ج) کیا کسی خریدار نے ایک سے زیادہ ریسٹ ہاؤس خریدے ہیں۔ اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کا نام اور خریدے جانے والے ریسٹ ہاؤس کی تفصیل سے مطلع فرمائیں ؟

(د) کیا یہ نیلامی مکمل شفاف ہوئی، نیلامی کی تفصیل سے مطلع فرمائیں ؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) جی ہاں۔ گزشتہ دور حکومت میں پنجاب پرائیویٹائزیشن بورڈ لاہور کے ذریعے محکمہ آبپاشی کے ریسٹ ہاؤسز نیلام کئے گئے تھے جن کی تعداد 24 کی بجائے 45 ہے۔

(ب) مطلوبہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئیں ہیں۔ کامیاب بولی دہندہ گان سے تمام رقوم وصول ہو چکی ہیں نیز کسی پارٹی کی جانب سے قبضہ نہ ملنے کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) جی نہیں۔ کسی خریدار نے ایک سے زیادہ ریسٹ ہاؤس نہیں خریدا۔

(د) جی ہاں۔ نیلامی کیلئے پیش کی جانے والی ہر پراپرٹی کی نیلامی پنجاب پرائیویٹائزیشن بورڈ لاہور کے ذریعہ مندرجہ ذیل جامع اور شفاف طریقے سے کی جاتی ہے۔

(i) اوّل ضلعی سطح پر ڈسٹرکٹ پرائس اسیسمنٹ کمیٹی جو کہ ڈسٹرکٹ کلکٹر کی سربراہی میں تشکیل دی گئی ہے قیمت مقرر کرتی ہے۔

(ii) علاوہ ازیں ایک پرائیویٹ اویلیوایٹر سے قیمت لگوائی جاتی ہے۔

(iii) بعدازاں اشتہار نیلامی سات دن کے وقفے سے دو دفعہ اخبارات میں دیا جاتا ہے۔

(iv) مشتری منادی کروائی جاتی ہے۔ نیز پوسٹر اور بینرز آویزاں کئے جاتے ہیں۔

(v) کامیاب بولی دہندہ کا کیس پنجاب پرائیویٹائزیشن بورڈ میں پیش کیا جاتا ہے۔

(vi) پنجاب پرائیویٹائزیشن بورڈ، کابینہ کمیٹی اور حکومتی منظوری کے بعد متعلقہ بولی دہندہ کو برائے ادائیگی رقوم نیلامی جمع کرانے کیلئے چٹھی جاری کی جاتی ہے۔

(vii) نیلامی کی کل رقم کی ادائیگی اور بورڈ آف ریونیو پنجاب کی منظوری کے بعد متعلقہ ضلع کا ڈسٹرکٹ کلکٹر متعلقہ جائیداد بذریعہ رجسٹری کامیاب بولی دہندہ کے نام منتقل کر دیتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 5 جنوری 2014)

صوبہ میں سمال ڈیمز بنانے کے منصوبہ جات و دیگر تفصیلات

*2510: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موجودہ حکومت نے صوبہ میں کہاں کہاں سمال ڈیمز بنانے کا منصوبہ بنایا ہے؟

(ب) اس کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے، کہاں کہاں کام شروع کیا گیا اور کتنا کام مکمل ہوا ہے تفصیل سے مطلع فرمائیں؟

(ج) ان سمال ڈیمز کی تعمیر سے کتنا غیر آباد رقبہ زیر کاشت آجائے گا۔ اس میں پانی ذخیرہ کرنے کی کتنی گنجائش ہو گی اور ان ڈیمز کے پانی کے ذرائع کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) موجودہ حکومت خطہ پوٹھوہار میں مختلف مقامات پر سمال ڈیمز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے وہ سمال ڈیمز جن کی فزیبلٹی سٹڈی پر کام جاری ہے

(i)

نمبر شمار	ڈیم کا نام	ضلع
1	ٹھٹھہ ڈیم	راولپنڈی
2	ڈھڈوچہ ڈیم	راولپنڈی
3	قطب بانڈی ڈیم	اٹک
4	جنڈ ڈیم	اٹک

5	ریزنگ آف راول ڈیم	اسلام آباد

وہ سمال ڈیمز جن کی فزیبلٹی سڈی آئندہ پانچ سالوں میں کی جائیگی۔

(II)

نمبر شمار	ڈیم کا نام	ضلع
1	ماڑی ڈیم	اٹک
2	نارہ ڈیم	اٹک
3	کرلی ڈیم	اٹک
4	لنڈا میرا ڈیم	راولپنڈی
5	ریزنگ آف جبی ڈیم	اٹک
6	ریزنگ آف میروال ڈیم	اٹک

وہ ڈیم جن پر کام جاری ہے۔

نمبر شمار	ڈیم کا نام	ضلع
1	چاہان ڈیم	راولپنڈی
2	سوڑا ڈیم	اٹک
3	ارڑ مغلاں ڈیم	چکوال
4	پنڈوری ڈیم	جہلم
5	ٹمن ڈیم	چکوال
6	موہٹا ڈیم	راولپنڈی
7	سدریال	اٹک
8	تاجہ بارہ ڈیم	اٹک

(ب) تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ڈیم کا نام	ضلع	تخمینہ لاگت (ملین روپے)	تکمیل فیصد
1	چاہان ڈیم	راولپنڈی	1567.43	43%

2	سوڑا ڈیم	اٹک	915.075	65%
3	ارڑ مغلاں ڈیم	چکوال	829.375	61%
4	پنڈوری ڈیم	جہلم	659.525	27%
5	مہوٹا ڈیم	راولپنڈی	1787.42	02%
6	ٹمن ڈیم	چکوال	1542.01	05%
7	*سدریال ڈیم	اٹک	205.580	70%
8	*تاجہ بارہ ڈیم	اٹک	312.046	65%

#تاجہ بارا اور سدریال ڈیم پر کام اس وقت بند ہے کیونکہ کیس ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے اور ٹھیکیدار ار بٹریشن میں چلا گیا ہے۔(تاجہ بارا، سدریال) ڈیمز میں کچھ نقائص پائے گئے تھے جس وجہ سے ان کی انکوائری کی جارہی ہے۔ذمہ داران کے خلاف سخت کاروائی کی سفارشات کی گئی ہیں۔ تاجہ بارا ڈیم پر ٹھیکدار کام چھوڑ گیا تھا۔ جس کی وجہ سے کام کینسل کر دیا گیا۔ لیکن ٹھیکدار نے عدالت سے رجوع کیا۔عدالت کے احکامات کی روشنی میں ٹھیکیدار کو دوبارہ کام شروع کرنے کا آرڈر دے دیا گیا ہے لیکن ٹھیکیدار نے تاحال کام شروع نہیں کیا

(ج)ان سمال ڈیمز سے تقریباً43581ایکڑ فٹ پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہو گی جس سے تقریباً30325ایکڑ رقبہ سیراب ہو گا جس کی تفصیل درج ذیل ہے

نمبر شمار	ڈیم کا نام	پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش	زیر کاشت رقبہ
1	چاہان ڈیم	15706ایکڑ فٹ	12000ایکڑ
2	سوڑا ڈیم	2024ایکڑ فٹ	2200ایکڑ
3	ارڑ مغلاں ڈیم	2300ایکڑ فٹ	1500ایکڑ
4	پنڈوری ڈیم	2344ایکڑ فٹ	1500ایکڑ
5	ٹمن ڈیم	7020ایکڑ فٹ	6000ایکڑ
6	مہوٹا ڈیم	1343ایکڑ فٹ	5000ایکڑ
7	سدریال ڈیم	1344ایکڑ فٹ	825ایکڑ

8	تاجہ بارہ ڈیم	1500ایکڑ فٹ	1300ایکڑ

ان ڈیمز میں پانی کے ذرائع، قدرتی نالوں کے ذریعہ بارش کا پانی ہوتا ہے جسے سٹور کر کے استعمال میں لایا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 5جنوری 2014)

فیصل آباد: انہار، راجباہ اور مائنر کے نام و دیگر تفصیلات

*3129: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 58 فیصل آباد میں انہار، راجباہ اور مائنر کے نام، لمبائی اور ان سے کتنے ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا ہے؟

(ب) ان کا منظور شدہ پانی کتنا ہے۔ تفصیل ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ج) ان پر سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی رقم کس کس مقصد کے لئے خرچ ہوئی ہے؟

(د) کس کس کی بھل صفائی ان سالوں کے دوران کی گئی ہے؟

(ہ) کس کس کی ٹیل پر پانی نہیں پہنچ رہا اور ٹیل پر پانی نہ پہنچنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 21 نومبر 2013 تاریخ ترسیل 6جنوری 2014)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مین برالہ برانچ برجی نمبر 000+320 تا 000+410 پر سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کوئی رقم خرچ نہ ہوئی ہے۔ راجباہ کلیانوالہ اور کنجوانی برانچ مائنر پر سال 12۔2011 میں۔/1888415 روپے بھل صفائی پر خرچ ہوئے اور 13۔2012 میں کلیانوالہ ڈسٹی پر۔/402792 روپے بھل صفائی پر خرچ ہوئے اور راجباہ

بھوجا پر سال 12-2011 میں (berm cutting)۔/570240 پر خرچ ہوئے اور سال 13-2012 میں موگہ جات کی مرمت کیلئے۔/78630 کی رقم خرچ ہوئی۔

(د) راجباہ کلیانوالہ، کنجوانی برانچ مائنر نمبر 8-7 کلیانوالہ کی بھل صفائی ان سالوں کے دوران کی گئی۔

(ہ) پی پی 58 فیصل آباد میں تمام راجباہائے کلیانوالہ کی ٹیل پر پانی نہ پہنچ رہا ہے۔ کیونکہ راجباہ کلیانوالہ کی کل لمبائی 30.22 کینال میل ہے اور راجباہ کے اوپر والے حصے میں پانی کی چوری ہوتی ہے۔ جس کیلئے محکمہ نے سول انتظامیہ کے ساتھ مل کر کافی دفعہ ریڈ بھی کئے ہیں اور 1291 پانی چوری کے کیسز پولیس کو رپورٹ کئے گئے ہیں جس میں 165 ایف آئی آر درج ہوئی ہیں اور اسکے ساتھ ساتھ تاوان کے 1291 کیسز بھی تیار کئے گئے ہیں اور۔/2,20,05312 روپے تاوان بھی لگایا گیا ہے۔

کلیانوالہ راجباہ کی درستگی اور ٹیل پر مستقل پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کیلئے مبلغ 191.53 ملین روپے کی لاگت سے ایک Contract package LCCB/PBR-09 میسرز قمر انٹر پرائز کو مورخہ 2014-02-13 کو الاٹ کیا ہے یہ رقم جاپان بنک (JICA) کی مدد سے چلنے والے پراجیکٹ ایل سی سی سسٹم پارٹ بی کو فراہم کی گئی ہے اور ڈویلپمنٹ سرکل اریگیشن زون فیصل آباد کے زیر نگرانی موقع پر کام شروع ہے 75 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور تکمیل بقیہ کام 2015-03-31 مکمل ہو جائے گا۔ لائننگ کے بعد راجباہ کلیانوالہ کی ٹیل اپنے منظور شدہ ڈسچارج کے مطابق چلے گی۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 8 دسمبر 2014)</u>

<u>سرگودھا: نہری پٹواریوں اور دیگر عملہ سے متعلقہ تفصیلات</u>

*3903: <u>چودھری عامر سلطان چیمہ</u>: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں نہری پٹواریوں ضلع داروں اور ان کے انچارج اہلکاروں کی تعداد کیا ہے، تحصیل وار تفصیل بتائی جائے؟

(ب) مذکورہ بالا اہلکاروں میں سے ایسے کتنے ہیں جو اپنے ہی سکونتی ضلع یا تحصیل میں تعینات ہیں، ان ضمن میں کیا قواعد وضوابط ہیں؟

(ج) ضلع سرگودھا میں نہری پٹواریوں، ضلع داروں کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں، کیا تمام اسامیوں پر تعیناتی ہو چکی ہے؟

(تاریخ وصولی 7 فروری 2014 تاریخ ترسیل 23 اپریل 2014)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) ایل جے سی سرکل سرگودھا میں ضلعداروں کی تعداد 23 جبکہ تعداد پٹواریان 179 ہے ضلعداروں اور پٹواریوں کا انچارج ڈپٹی کلکٹر ہوتا ہے۔ ایل جے سی سرکل کے 4 عدد ڈویژن ہیں جن میں 2 عدد ڈپٹی کلکٹر تعینات ہیں جبکہ 2 عدد اسامیاں خالی ہیں۔ بوجہ کمی عملہ ضلعدار اور پٹواری ایک سے زیادہ حلقہ جات اور مختلف تحصیلوں میں کام سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) اگرچہ ٹرانسفر پالیسی کے مطابق اہلکار کو اپنی سکونتی تحصیل میں تعینات نہ کیا جانا چاہیئے لیکن بوجہ ضرورت اور انتظامی مشکلات کے پیش نظر ٹرانسفر پالیسی میں گنجائش موجود ہے۔ بعض اوقات سٹاف کی کمی کے پیش نظر عملہ کو اپنی ہی تحصیل میں تعینات کیا جاتا ہے۔ ضلع سرگودھا میں تمام ضلعدار اپنی اپنی تحصیل سے باہر تعینات ہیں 179 پٹواری میں سے 82 پٹواریان ضلع سرگودھا میں تعینات ہیں جن میں سے 55 عدد پٹواری اپنی اپنی تحصیل میں تعینات ہیں اور 27 عدد پٹواری اپنی تحصیل سے باہر تعینات ہیں۔

(ج) لوئر جہلم کینال سرکل ضلع سرگودھا میں ضلعداران اور پٹواریوں کی آسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے

	منظور شدہ	تعینات	خالی
ضلعدار	23	22	1
پٹواری	179	82	97

گورنمنٹ پالیسی کے تحت خالی اسامیوں پر فی الحال بھرتی نہیں کی جا سکتی۔

(تاریخ وصولی جواب 8 دسمبر 2014)

پی پی 86 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جھنگ برانچ سے متعلقہ تفصیلات

*4245: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی 86 ٹوبہ ٹیک سنگھ کا حلقہ نہر جھنگ برانچ کی ٹیل پر واقع ہونے کی وجہ سے کم و بیش تمام دیہات پانی کی شدید کمی کا شکار ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گوجرہ سے گزر کے آنے والی نہر سے موگہ جات توڑ کر پانی چوری کر لیا جاتا ہے جس سے ٹیل پر پانی کی مزید کمی ہو جاتی ہے۔ کیا محکمہ نے پانی چوری روکنے کے لئے اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پانی چوری کی موجودہ سزا بہت کم ہے کیا محکمہ اس سزا کو بڑھانے کے لئے قانون سازی کا ارادہ رکھتا ہے؟

(تاریخ وصولی 18 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 30 مئی 2014)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی 86 ٹوبہ ٹیک سنگھ نہر جھنگ برانچ کی ٹیل پر واقع ہے۔ پانی کی کمی کی وجہ سے نہر جھنگ برانچ کو منظور شدہ Rotational Programmer کے مطابق چلایا جاتا ہے۔ جس کے باعث حلقہ پی پی 86 کے اندر چلنے والی نہروں میں سے کچھ نہریں وارہ بندی کی وجہ سے بند ہو جاتی ہیں۔

(ب) اگر کوئی زمیندار موگہ توڑتا ہے تو اسے فوراً مرمت کر دیا جاتا ہے اور متعلقہ لوگوں کے خلاف پانی چوری کے پرچہ جات متعلقہ تھانہ میں درج کرائے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں سال 2014 میں متعلقہ تھانوں کو 83 عدد پرچہ جات متعلقہ صدر فارمر آرگنائزیشن نے ارسال کیے ہیں۔ ان وقوعہ جات کے متعلقہ تاوان کیسز ابھی زیر کار ہیں۔ پانی کی چوری روکنے کے لیے نہروں کی دن رات واچنگ بھی کی جاتی ہے۔

(ج) جی ہاں درست ہے۔ محکمہ اس ضمن میں متعلقہ قوانین میں ترامیم کے لئے سفارشات کی سمری محکمہ قانون کو ارسال کر چکا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 5 جنوری 2015)

فیصل آباد: نہر وائز بھل صفائی سے متعلقہ تفصیلات

*4419: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2011ء سے آج تک ضلع فیصل آباد میں کتنی دفعہ نہر وائز بھل صفائی کی گئی اور کتنی رقم خرچ کی گئی، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) سال 2011ء سے اب تک ان نہروں، راجباہوں اور مائنرز سے نکلنے والی بھل فروخت کی گئی، اگر ہاں تو اس کی فروخت سے کتنی رقم ہر سال محکمہ کو موصول ہوئی، یہ رقم کس کس مقصد پر خرچ ہوئی؟

(تاریخ وصولی 27 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 6 جون 2014)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) سال 12-2011 کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کل 0.451 ملین روپے خرچ کیے گئے۔

سال 13-2012 میں کوئی بھل صفائی نہ ہوئی ہے۔

سال 14-2013 میں بھی کوئی بھل صفائی نہ ہوئی ہے۔

سال 15-2014 کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کل 2.881 ملین روپے خرچ کیے گئے۔

(ب) نہروں، راجباہوں اور مائنرز سے نکلنے والی بھل فروخت نہیں کی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 8 دسمبر 2014)

بہاولنگر: فورٹ عباس ہاکڑہ برانچ ایچ بی سے متعلقہ تفصیلات

*4617: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی 284 بہاولنگر تحصیل فورٹ عباس ہاکڑہ برانچ ایچ بی کی ٹیل RD285000 پر واقع ہے جو کہ پنجاب آبپاشی سسٹم کی ٹیل در ٹیل ہے اس سے پیچھے REAR سسٹم میں جو بھی کمی آتی ہے اسکا ڈائریکٹ اثر تحصیل فورٹ عباس کے آبپاشی سسٹم پر ہوتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے سال سیزن ربیع میں ہاکڑہ اتچ بی کا منظور شدہ پانی 2983 کیوسک رہا ہے۔ پورا سیزن 2200 کیوسک سے زیادہ پانی نہیں چلا اسکا ریکارڈ PMIU کے دفتر میں موجود ہے ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نہر کے پشتے کمزور ہونے کی وجہ سے 2983 کیوسک پانی نہیں گزارا جا سکتا اور منظور شدہ پانی 2983 کیوسک کیے بجائے 2200 کیوسک دیا جارہا ہے ؟

(د) کیا محکمہ ہاکڑہ برانچ کے پشتے مضبوط کرکے اس کا منظور شدہ پانی 2983 کیوسک دینے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اسکی وجوہات بتائیں ؟

(تاریخ وصولی 17 مئی 2014 تاریخ ترسیل 26 جون 2014)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی 284 بہاولنگر تحصیل فورٹ عباس ہاکڑہ برانچ کی ٹیل 285+000 پر واقع ہے اور پیچھے REAR سسٹم میں کمی کا ڈائریکٹ اثر تحصیل فورٹ عباس کے آبپاشی سسٹم پر ہوتا ہے۔

(ب) ہاکڑہ برانچ کا منظور شدہ ڈسچارج 2897 کیوسک ہے۔ نہ کہ 2983 کیوسک ربیع سیزن سال 14-2013 کے دوران اوسطاً 1813 کیوسک پانی دیا گیا ہے۔ اور اوسطاً انڈنٹ 2072 کیوسک رہا ہے۔ جبکہ دوران خریف سال 2014 اوسطاً 2750 کیوسک چلا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ نہر ہاکڑہ برانچ کے پُشتے کمزور ہیں۔ کمزور پشتوں کی وجہ سے 2897 کیوسک پانی

نہ گزارا جا سکتا ہے۔ اس لئے تقریباً 2750 کیوسک پانی دیا جارہا ہے۔

(د) محکمہ ہذا ہاکڑہ برانچ کے پُشتے مضبوط ہونے پر 2897 کیوسک پانی دینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ PC-1 تیار ہو چکا ہے۔ گورنمنٹ کی منظوری کے بعد کام شروع ہو جائے گا۔ اور ہاکڑہ برانچ منظور شدہ ڈسچارج پر چل سکے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 5 جنوری 2015)

نہری پانی کی چوری روکنے کے لئے حکومتی اقدامات

*5529: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں نہری پانی کی چوری روکنے کے لئے محکمہ نے سال 2014 کے دوران نیا نظام وضع کیا ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نہری پانی کی چوری کی روک تھام کے لئے حکومت محکمہ جنگلات کی طرز پر کینال گارڈز بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت مذکورہ گارڈز کو باقاعدہ موٹر سائیکل، وردی اور موبائل فون کی سہولت بھی فراہم کرے گی ؟

(تاریخ وصولی 19 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 14 مارچ 2015)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ آبپاشی نے نہری پانی کی چوری روکنے کے لئے سال 2006 سے ایک مربوط نظام بنایا ہے۔ جس کے ذریعے اریگیشن کے نہری نظام کے ڈھانچہ کو کمپیوٹرائزڈ کیا گیا ہے اور روزانہ کی بنیاد پر 6 ہزار سے زائد نہروں کی سائٹ سے ڈیٹا اکٹھا کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ نہری نظام کے انفراسٹرکچر کی بحالی اور اسے جدید خطوط پر مرتب کرنے کے لئے مختلف کمپیوٹر سافٹ ویئرز بنائے گئے ہیں۔ اور پانی چوری کی روک تھام کے لئے سمارٹ ٹیکنالوجی کی مدد سے موقع کی اصل صورتحال تک رسائی ممکن ہوئی ہے۔ جس کی بدولت پانی چوروں کے خلاف موثر کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ نہری پانی کی چوری کی روک تھام کے لئے محکمہ انہار محکمہ جنگلات کی طرز پر پنجاب کے تمام زونز میں کینال گارڈز کی 338 خالی اسامیوں پر وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے بعد بھرتی کر رہا ہے ان پوسٹوں کے لئے اخبارات میں بھرتی کے اشتہارات شائع ہو چکے ہیں۔ جن کے ٹیسٹ اور انٹرویو آئندہ ماہ میں ہونگے اور ان پوسٹوں پر صرف ریٹائرڈ فوجی بھرتی ہو سکیں گے۔ (اشتہارات کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ج) یہ درست ہے کہ محکمہ ان کینال گارڈز کو وردیاں مہیا کرے گا۔ جبکہ موٹر سائیکل اور موبائل فون مہیا نہ کیے جا رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مئی 2015)

ڈسکہ: پل نہر بی آر بی بھروکی کی تعمیر و مرمت کا مسئلہ

*5782: محترمہ شبینہ ذکر یابٹ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسکہ نہر بی آر بی پل بھروکی نہایت خستہ حالت میں ہے اور وہاں اکثر حادثات بھی ہوتے ہیں؟

(ب) کیا حکومت اس پل کی تعمیر و مرمت کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اس کی تعمیر شروع ہو گی؟

(تاریخ وصولی 07 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 13 مارچ 2015)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) ڈسکہ نہر بی آر بی پُل بھروکی پر سڑک کے اوپر والے حصے (Wearing کوٹ) میں شدید بارشوں کی وجہ سے گڑھے بن گئے ہیں۔ جن کی مرمت کا تخمینہ مکمل ہو گیا ہے۔ اس کی لاگت 1.50 ملین روپے ہے۔

(ب) محکمہ نہر کی پسرور لنک ڈویژن سیالکوٹ اس کی فوری مرمت کا کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس کی مرمت جلد ہی فنڈز کی دستیابی پر شروع کر دی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 6 اپریل 2015)

نہر اپر چناب ہیڈ بمبانوالہ براستہ اوٹھیاں پل کی بھل صفائی سے متعلقہ تفصیلات

*5784: جناب محمد آصف باجوہ، ایڈووکیٹ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نہر اپر چناب جو ہیڈ بمبانوالہ سے براستہ اوٹھیاں پل، نندی پور جاتی ہے گزشتہ کئی سالوں سے اس کی بھل صفائی نہ کی گئی ہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ اس وجہ سے نہر کا بیڈ لیول اونچا ہو چکا ہے اور نہر کے دونوں اطراف کی زرعی زمینیں سیم کا شکار ہو چکی ہیں۔ جس سے زمینداروں کا بہت زیادہ نقصان ہو رہا ہے؟

(ج) محکمہ کب تک بھل صفائی کرانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(تاریخ وصولی 07 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 13 مارچ 2015)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) نہر اپر چناب ایک مین کینال ہے اور محکمانہ پریکٹس کے تحت مین کینالز کی بھل صفائی نہیں کی جاتی۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ نہر اپنے Designed Bed Level کے مطابق چل رہی ہے۔ مین کینالز کے ساتھ کچھ نہ کچھ Seepage ایک قدرتی عمل ہے تاہم اس ضمن میں زمینداروں کی جانب سے محکمے کو کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) اس نہر کی بھل صفائی کی ضرورت نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 اپریل 2015)

سیالکوٹ: راجباہ ڈسکہ بند کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*5785: جناب محمد آصف باجوہ، ایڈووکیٹ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایک راجباہ جو سیالکوٹ بائی پاس ڈسکہ سے جانب شمال اور جانب جنوب چلتا تھا کیا وہ بند کر دیا گیا ہے یا اس میں پانی چھوڑا جاتا ہے؟

(ب) اگر پانی چھوڑا جاتا ہے تو کون کونسے مہینے میں پانی چھوڑا جاتا ہے۔

(ج) اگر پانی نہیں چھوڑا جاتا تو زمیندار اپنی زمینوں کو کیسے سیراب کریں گے؟

(تاریخ وصولی 07 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 13 مارچ 2015)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) راجباہ جیسر والا مائنیز جو سیالکوٹ بائی پاس ڈسکہ سے جانب شمال اور جانب جنوب چلتا ہے۔ اس میں خریف سیزن میں پانی چھوڑا جاتا ہے۔

(ب)اس میں 15 جون سے پانی چھوڑا جاتا ہے۔ یہ فلڈ چینل ہے اور اس میں 90 دن یعنی 15 ستمبر تک پانی چلایا جاتا ہے۔

(ج)راجباہ میں ہر سال باقاعدگی سے پانی چھوڑا جاتا ہے۔ تاکہ زمیندار اپنی زمینوں کو سیراب کریں۔

(تاریخ وصولی جواب 6 اپریل 2015)

ضلع ساہیوال میں محکمہ آبپاشی کی ملکیتی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*5800: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ آبپاشی کی کتنی اراضی کہاں کہاں واقع ہے، تفصیل بتائیں؟

(ب) مذکورہ زمین اس وقت کس کس کے استعمال میں ہے اس سے محکمہ کو کتنی آمدن سالانہ ہو رہی ہے؟

(ج) کون کونسی اراضی ناجائز قابضین کے قبضہ میں ہے، ان کے نام اور اراضی کی مکمل بتائیں؟

(د) ان قابضین سے اراضی واگزار کروانے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے نیز یہ کہ اراضی واگزار نہ کروانے کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 07 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 17 مارچ 2015)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) محکمہ انہار ساہیوال ڈویژن کے پاس 5414 ایکڑ اراضی ہے تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	تفصیل	کل رقبہ	رقبہ قابل کاشت	
1	نہر لوئر باری دوآب (Row)	4620.75 ایکڑ		
2	کینال ریسٹ ہاوس کوڑے شاہ	10 ایکڑ	7 ایکڑ	سرکاری ملازمین کو الاٹ ہے۔
3	کینال ریسٹ ہاوس گیمبر	24 ایکڑ	18 ایکڑ	پاک آرمی کے پاس ہے
4	کینال ریسٹ ہاوس پکھی	11 ایکڑ	6 ایکڑ	پاک آرمی کے پاس ہے
5	کینال ریسٹ ہاوس بلے والا	12 ایکڑ	7 ایکڑ	سرکاری ملازمین کو الاٹ ہے
6	کینال ریسٹ ہاوس نائی والا	19 ایکڑ	13.50 ایکڑ	سرکاری ملازمین کو الاٹ ہے

7	کینال ریسٹ ہاوس چیچہ وطنی	19ایکڑ	13.50ایکڑ	سرکاری ملازمین کو الاٹ ہے
8	سڑپ ایریا (ناجائز قابضین)	698.25ایکڑ		

(ب) تفصیل (جزالف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اس سے محکمہ کو فی الحال کوئی آمدن نہ ہے۔ کیونکہ قابضین نے مختلف عدالتوں سے حکم امتناعی حاصل کر رکھے ہیں۔ اور کیس زیر سماعت ہیں۔

(ج) 698.25ایکڑ رقبہ سڑپ ایریا نہر لوئر باری دوآب ناجائز قابضین کے پاس زیر کاشت ہے جس میں سے 32.0ایکڑ خالی کروالیا گیا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ناجائز قابضین نے مختلف عدالتوں سے حکم امتناعی حاصل کئے ہوئے ہیں۔ جس کی وجہ سے زمین خالی نہیں ہو رہی۔ بہر حال عدالتی کیسوں کی پیروی کی جارہی ہے جونہی حکم امتناعی خارج ہونگے سرکاری زمین کو ناجائز قابضین سے واگزار کروالیا جائے گا۔ مزید براں سب ڈویژنل آفیسر چیچہ وطنی سب ڈویژن نے ناجائز قابضین کے خلاف FIR تھانہ چیچہ وطنی / کسووال میں درج کروادی ہیں اور پولیس کارروائی کر رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6اپریل 2015)

ٹوبہ ٹیک سنگھ: رہائشی کالونیوں میں شامل کردہ کھالوں کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*5847: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر کے گردونواح میں چک نمبر 323ج ب، چک نمبر 327ج ب، 296گ ب، چک نمبر 328ج ب، چک نمبر 330ج ب، چک نمبر 31ج ب کی زمینوں پر رہائشی کالونیاں تعمیر ہو چکی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا کالونیوں کی تعمیر سے قبل زرعی رقبہ کی آبپاشی سرکاری کھالوں کے ذریعے ہوتی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان سرکاری کھالوں کی زمین کو پلاٹ بندی میں شامل کر لیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ انہار ان کھالوں کی زمین SE LCW FSD NO.3012/350 WP مورخہ 02-05-2015 کے تحت مذکورہ رقبہ سی سی اے سے خارج ہو چکا ہے اور متعلقہ رقبہ کینال ایکٹ کی دفعہ 21تا23 اور Limitation Act کی دفعہ 20 کے تحت محکمہ مال کو منتقل ہو چکا ہے؟

(ہ) کیا محکمہ مذکورہ بالا اراضی جس کی مالیت کروڑوں روپے ہے، غیر قانونی طور پر پلاٹ بندی میں شامل کر کے فروخت کر دی گئی، کیا محکمہ فروخت کنندگان سے اس زمین کی قیمت وصول کر چکا ہے اگر نہیں تو کیا ایسا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(تاریخ وصولی 13 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 13 مارچ 2015)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) یہ بات درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر کے گردونواح کے چک نمبر 323 ج ب، چک نمبر 327 ج ب، چک نمبر 328 ج ب، چک نمبر 330 ج ب، چک نمبر 331 ج ب کی زمینوں پر رہائشی کالونیاں تعمیر ہو چکی ہیں۔

چک نمبر 296 گ ب کی زمینوں پر کوئی رہائشی کالونی تعمیر نہ ہوئی ہے۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ ان کالونیوں کی تعمیر سے قبل زرعی رقبہ کی آبپاشی سرکاری کھالوں اور اندرون مربع کھالاجات کے ذریعے ہوتی تھی۔

(ج) اس سوال کا جواب محکمہ مال موقع کے مطابق چیک کر کے دے سکتا ہے۔

(د) درست ہے کہ جن زمینوں پر کالونیاں بنائی گئیں اس رقبہ کو سپرنٹنڈنگ انجینئر، لوئر چناب کینال ویسٹ سرکل، فیصل آباد نے بذریعہ نمبری 3012/350-WP مورخہ 02.05.2005 کو زیر دفعہ 20-B کینال ایکٹ کے تحت سی سی اے سے خارج کر دیا جس کی اطلاع باقاعدہ محکمہ مال کو بذریعہ نمبری 108/100-M مورخہ 07.01.2015 کو کر دی گئی ہے (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ہ) محکمہ انہار نے اس رقبہ کی کوئی قیمت وصول نہ کی ہے بلکہ محکمہ مال کو بذریعہ چٹھی نمبر 108/100-M مورخہ 07.01.2015 مذکورہ رقبہ منتقل کر چکا ہے۔ موجودہ زمینی حقیقت محکمہ مال ہی بتا سکتا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 15 مئی 2015)</u>

لاہور | رائے ممتاز حسین بابر
مورخہ 16 مئی 2015 | سیکرٹری

بروز پیر 18 مئی 2015 محکمہ آبپاشی کے سوالات و جوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	چودھری عامر سلطان چیمہ	3903-1127
2	ڈاکٹر سید وسیم اختر	2510-2509
3	جناب احسن ریاض فتیانہ	4419-3129
4	جناب امجد علی جاوید	5847-4245
5	جناب محمد نعیم انور	4617
6	محترمہ نگہت شیخ	5529
7	محترمہ شبینہ زکریا بٹ	5782
8	جناب محمد آصف باجوہ،ایڈووکیٹ	5785-5784
9	جناب محمد ارشد ملک،ایڈووکیٹ	5800